REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱

شمارہ ۲۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
ممالکِ بیرون :-
بذریعہ ہوائی ڈاک :-
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :-
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر :-
منیر احمد خادم
نائبین :-
قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۲۴ ذیقعدہ ۱۴۱۲ ہجری   ۲۸ ہجرت ۱۳۷۱ ہش   ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء

اخبارِ احمدیہ

بفضلہٖ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ❊

اِنگلستان میں کامیاب سالانہ تربیتی کلاس

☆ ۱۱۰ طلباء کی شمولیت ★ حضرت امیر المومنین کی بابرکت مجلسِ عرفان ★ اور حضور انور کے ساتھ اساتذہ و طلبہ کا گروپ فوٹو ☆ ڈنر میں حضرت اقدس کی شمولیت !

از مکرم رشید احمد چوہدری صاحب سیکرٹری تعلیم جماعتِ احمدیہ یو۔کے۔

جماعتِ احمدیہ یو۔کے۔ کی سالانہ تربیتی کلاس امسال مورخہ ۱۳ اپریل تا ۱۷ اپریل ۱۹۹۲ء لندن مسجد میں منعقد ہوئی۔ جس میں ۱۱۰ طلباء نے حصّہ لیا۔ اور قرآن مجید، حدیث، تاریخِ اسلام اور دیگر اسلامی مسائل سے واقفیت حاصل کی۔ نیز عربی اور اُردو زبانوں کی تدریس بھی باقاعدہ ہوتی رہی۔

کلاس کا افتتاح مورخہ ۱۳ اپریل بروز سوموار صبح ۱۱ بجے مکرم امیر صاحب نے فرمایا۔ انہوں نے اپنے مختصر سے خطاب میں طلباء کو جماعتی تنظیم سے واقفیت دلائی اور بچوں کو بتایا کہ وہ ابھی سے جماعتی کاموں میں بھرپور دلچسپی لیں کیونکہ بڑے ہو کر انہوں نے ہی اس جماعتی بوجھ کو سنبھالنا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ احمدی بچوں کو دیگر بچوں کی طرح اپنا قیمتی وقت فضول اور لغو باتوں میں نہیں گنوانا چاہیئے۔ ان کے ذمہ مستقبل میں بڑے اہم کام سونپے جانے والے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ ابھی سے تیاری کر لیں۔

باقاعدہ تدریس شروع ہونے سے پہلے خاکسار رشید احمد چوہدری سیکرٹری تعلیم اور مکرم محمد احمد صاحب نے کلاس کے بارہ میں ضروری ہدایات دیں۔ اور بچوں کو تلقین کی کہ وہ جو اسباق بھی پڑھیں ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ بہتر ہوگا کہ ساتھ ساتھ نوٹس بھی لیتے جائیں۔

چونکہ کلاس کے طلباء کی رہائش کا انتظام احمدی گھروں میں کیا گیا تھا اس لئے پڑھائی کا باقاعدہ آغاز صبح ۱۰ بجے ہوتا تھا مگر طلباء کے شوق کا یہ عالم تھا کہ وہ صبح ساڑھے ۹ بجے ہی محمود ہال میں جمع ہو جاتے تھے۔ جہاں منتظمین کی طرف سے ان کو دن بھر کے پروگرام کی تفصیل دی جاتی تھی۔

۱۰ بجے سے دوپہر سوا ایک بجے تک چار پیریڈ تھے جن میں قرآن۔ حدیث اور اسلام کے بارہ میں اسباق دیئے جاتے تھے۔ درمیان میں صرف ۲۰ منٹ کا وقفہ ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد تمام طلباء مسجد میں جا کر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں نمازِ ظہر ادا کرتے تھے۔ نمازِ ظہر کے بعد ان کے آرام کا وقفہ تھا جس کے بعد وہ مختلف گروپوں میں بٹ کر اپنے اپنے پراجیکٹس پر کام کرتے تھے۔ اس سال چند ایک پراجیکٹ کے عنوان مندرجہ ذیل تھے۔

جماعت احمدیہ کی تحریکات۔ برطانیہ میں احمدیت۔ یورپ میں مساجد۔ اسلام میں عورت کا مقام۔ اسلامی تہوار۔ برکاتِ خلافت۔ اسلام میں ممنوعات۔ پاکستان میں احمدی جماعت پر مظالم۔ ذرائع تبلیغِ اسلام۔

جو طلباء پراجیکٹ کی تیاری میں شامل نہیں ہونا چاہتے تھے۔ ان کے لئے مختلف موضوعات پر کتب کا ذخیرہ موجود تھا تاکہ وہ خاموشی سے بیٹھ کر مطالعہ کر سکیں۔ ان کتب میں ریاضی، کمپیوٹر سائنس۔ فزکس، کیمسٹری۔ بیالوجی۔ انگریزی لٹریچر اور مذہبی کتب بھی شامل تھیں۔

سہ پہر چار بجے طلباء کا چائے کا وقفہ تھا جس کے بعد وہ نمازِ عصر حضور اقدس کی اقتداء میں ادا کرتے تھے۔

شام ۶½ بجے تا ۸ بجے ہال میں مختلف کھیلوں کا انتظام کیا جاتا تھا۔ نمازِ مغرب کے بعد سب طلباء اکٹھے کھانا کھاتے تھے۔ نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد تمام طلباء اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔ دور سے آنے والے بچوں کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

جن اساتذہ نے بچوں کو اسباق دیئے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں :-

محترم امام عطاء المجیب راشد صاحب :
خدا تعالیٰ کی وحدانیت۔ ردِ عقیدہ تثلیث۔

محترم ہادی علی چوہدری صاحب : قرآن مجید کی اہمیت۔

محترم محمد احمد صاحب آف کرائڈن :
حدیث کی اہمیت و تدوین۔

محترم لئیق احمد صاحب طاہر و محترم اسلم جاوید صاحب :
احادیث در بارہ تبلیغ و نماز۔

محترم بشیر رفیق صاحب و محترم مبارک ساقی صاحب :
تاریخ احمدیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں۔

محترم مولانا بشیر احمد آرچرڈ صاحب و محترم رجب علی صاحب :
تاریخ اسلام۔ اسوۂ حسنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

محترم مولانا عبد الکریم صاحب شرما۔ محترم مولانا محمد اکرم صاحب اور فضل احمد صاحب :
طریقِ نماز۔ نماز سادہ و باترجمہ و مسائلِ نماز۔

محترم مولانا عبد المومن صاحب۔ محترم شمیم بھٹی صاحب و مظفر احمد صاحب :
حفظِ قرآن۔ قرآن مجید کی آخری ۱۰ سورتیں صحیح تلفظ۔

محترم عُبادہ صاحب : عربی اسباق۔

محترم سردار رفیق احمد صاحب : اُردو اسباق۔

ان کے علاوہ مکرم نسیم جسوال صاحب نے بچوں کو سمجھایا کہ جماعتِ احمدیہ کون کون سے نئے ذرائع ابلاغ استعمال کر رہی ہے۔

کلاس کی اطلاعات۔ رجسٹریشن اور کھانے وغیرہ کے انتظامات کے لئے مکرم نسیم احمد چوہدری صاحب نے از حد محنت کی۔ مکرم محمد احمد صاحب آف کرائڈن نے کلاس کی عمومی نگرانی فرمائی۔ مکرم شمیم احمد خان صاحب سیکرٹری تربیت نے کلاس کے ڈسپلن۔ صفائی۔ نمازوں میں حاضری وغیرہ کی نگرانی فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دورانِ کلاس کوئی بدمزگی یا حادثہ وغیرہ پیش نہیں آیا۔ اور نمازوں میں حاضری بھی عمومی طور پر سَو فیصد رہی۔

کلاس کی انتظامیہ اور طلبہ کی خوش قسمتی تھی کہ امسال بھی حضور اقدس کلاس میں تشریف لائے اور مجلسِ عرفان منعقد ہوئی۔ جمعرات کی شام ۷ بجے تا ۸ - ۲۰ حضور اقدس مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور بچوں نے حضور اقدس سے مختلف سوالات کئے۔ سوالات کے جواب دینے کے بعد حضور اقدس نے فرمایا کہ بچوں کے سوالات کا معیار بڑوں کی نسبت کہیں بلند ہے۔ نمازِ مغرب و عشاء ادا کرنے کے بعد حضور اقدس دوبارہ بچوں میں تشریف لائے۔ اور کھانا بھی ساتھ تناول فرمایا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر، نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۷۱ ہش

شراب کی یہ لعنت !

جیسا کہ قارئین کو علم ہے اس ماہ کے شروع میں دلوں کو ہلا دینے والا نہایت تکلیف دہ واقعہ اُس وقت رُونما ہوا جب اُڑیسہ کے شہر کٹک میں زہریلی شراب پی کر مرنے والوں کا سلسلہ شروع ہُوا۔ ایک اندازے کے مطابق سینکڑوں افراد زہریلی شراب کا شکار ہو کر کئی سوگوار فیملیوں کو اپنے پیچھے روتے اور بلکتے ہوئے چھوڑ گئے۔

یہ واقعہ اور اس قِسم کے اَور کئی واقعات جو اَب تک ملک کے کئی حصّوں میں رُونما ہو چکے ہیں، حکومت اور تمام وطن دوست عوام کے لئے ایک تازیانۂ عبرت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم بجائے زہریلی شراب بیچنے والے قوم دُشمن افراد کا پیچھا کریں اس سے کہیں بڑھ کر قوم کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگائیں۔ شراب بلکہ تمام قِسم کی نشہ آور چیزوں کے خلاف میدانِ جہاد میں اُتریں۔ لیکن اس کے لئے پہلا اور ضروری قدم یہ ہوگا کہ حکومت سے لے کر تمام رفاہی ادارے اس سلسلہ میں اپنی نیتوں کو صاف کریں۔ جب تک حکومت شراب کے ٹھیکوں کی نیلامی اس مقصد سے کرتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں اُسے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے کا فائدہ ہوتا ہے اور اس فائدہ کو حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر ایسے لوگوں کو ٹھیکے دیئے جاتے ہیں جو منظورِ نظر ہوں تب تک نشہ بندی کے خلاف قوم کی صحیح معنوں میں تربیت نہیں ہو سکتی۔ یہ ٹھیک ہے کہ شراب کی فروخت کے نتیجہ میں اور اس کے لیے لائسنس دینے سے حکومت کو ایک حد تک فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن کیا یہ فائدہ انسان کی زندگی اور اس کی اچھی صحت سے بڑھ کر ہے ؟

مزید برآں یہ کہ شراب اور اس جیسی دیگر نشہ آور چیزیں اس قدر مہنگی ہوتی ہیں کہ ایک عام انسان کو کنگال کر دیتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ چیزیں واقعی مہنگی ہوتی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ نشہ آور اشیاء فروخت کرنے والے مجبور انسانوں کو نشے کا عادی بناتے ہیں پھر ان کی مجبوری کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر دن رات اُن کا خون چُوستے ہیں۔ یہ بیچارے لوگ جانتے ہوئے بھی انجان بنے رہتے ہیں کہ کس طرح وہ اپنے آپ کو اور اپنے معصوم بچّوں کو ان زہریلے ناگوں سے ڈسوا رہے ہیں۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ نشے کے عادی ایسے بیمار و مجبور لوگ ملک و قوم کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس نکتۂ حکمت کو یُوں بیان فرمایا ہے :

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا۔

ترجمہ :- (اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وہ تجھ سے شراب اور جُوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو کہدے (کہ) ان (کاموں) میں بڑا گناہ (اور نقصان) ہے۔ اور لوگوں کیلئے ان میں (کئی ایک) فائدے (بھی) ہیں۔ اور ان کا گناہ (اور نقصان) ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔

صحت اور اقتصادیات کے نقصان کے علاوہ ایک اَور بڑا نقصان شراب کا یہ ہے کہ یہ قوم کے اخلاق کی قاتل ہے۔ اور عقلِ انسان کو اس طرح ڈھانپ لیتی ہے کہ پھر نہ ماں کی تمیز رہتی ہے اور نہ بہن کی۔ زبان اور دِل اپنے کنٹرول میں نہیں رہتے۔ ایسے کلماتِ بد زبان سے ادا ہوتے ہیں اور اس نوعیت کے افعالِ شنیعہ کا انسان مرتکب ہوتا ہے جس سے آپسی دُشمنی جنم لیتی ہے۔ اور پھر مفت کی لڑائی اور قتل و غارت کا بازار گرم ہوتا ہے کہ چند لمحوں میں دوست کہلانے والے ایک دوسرے کے دُشمن بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اس بات کو یوں بیان فرمایا ہے :

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (المائدہ : آیت ۹۲)

شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جُوئے کے ذریعہ عداوت اور کینہ ڈال دے اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ اب کیا تم ان باتوں سے رُک سکتے ہو۔

مذکورہ آیتِ ربّانی میں مزید ارشاد ہے کہ شراب عداوت کے بیج بونے کے ساتھ ساتھ انسان کو ذکرِ الٰہی اور عبادتِ الٰہی سے روک دیتی ہے۔ ظاہر ہے جس کا دماغ ماؤف ہو چکا ہو اور جسے یہ پتہ نہ ہو کہ وہ اپنے پروردگار کی عبادت کر رہا ہے یا اس کو گالیاں نکال رہا ہے تو ایسی عبادت کا کیا فائدہ۔

(باقی دیکھئے صلا پر)

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل سابق ایڈیٹر بدر کا ذکرِ خیر

۱۳ مئی ۱۹۹۲ء کی رات نو بجے محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل درویش سابق ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ محترم مولانا صاحب مرحوم کا انتقالِ پُر ملال ادارہ بدر کے لئے انتہائی دُکھ اور صدمے کا باعث ہے۔

محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل اپریل ۱۹۲۴ء میں ضلع سیالکوٹ (پاکستان) کے ایک چھوٹے سے قصبہ "گج" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ میں حاصل کی۔ بعدہٗ آپ کا خاندان کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منتقل ہو گیا۔ بشمول آپ کے پانچ بھائی تھے جو سارے غیر احمدی تھے۔ جوان ہونے پر آپ کے والدین نے آپ کی شادی کر دی۔ بچپن سے ہی حق بات قبول کرنے اور اس کو ماننے کی جرأت رکھتے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب آپ احمدیت سے روشناس ہوئے۔ احمدیت کا مطالعہ شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں میں سے صرف آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ احمدیت قبول کرتے ہی اپنے اور پرائے سارے مخالف ہو گئے۔ آپ کو طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ بیوی اور رشتہ داروں نے علیحدگی اختیار کی لیکن آپ نے احمدیت کی خاطر کسی دنیاوی رشتے کی پروا نہ کی۔ نہایت عزم و استقلال سے احمدیت پر قائم رہے۔ مخالفت نے شدّت اختیار کی تو اپنے سارے خاندان سے رشتہ منقطع کر کے ۱۹۴۶ء میں قادیان کے لئے رختِ سفر باندھا۔ ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن کے وقت نہایت پُر آشوب اور نامساعد حالات میں مرکزِ قادیان کی حفاظت کی خاطر قادیان میں مقیم رہے۔ اور درویش ہونے کی سعادت حاصل کی۔

محترم مولانا صاحب موصوف مدرسہ احمدیہ کے اُن ابتدائی طلباء میں سے تھے جو تقسیم ملک کے بعد مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ تبلیغی میدان میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے بہار۔ کشمیر۔ آندھرا پردیش اور یو۔پی کے کئی شہروں میں شاندار تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ اور کئی نئی جماعتیں آپ کے ذریعہ قائم ہوئیں۔ آپ کا تبلیغی حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کو میدانِ تبلیغ سے مرکزِ قادیان بلا لیا گیا۔ اور ستمبر ۱۹۸۲ء سے مدرسہ احمدیہ میں بطور مدرس مقرر ہوئے۔ یہاں عرصہ نو سال تک درس و تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اسی عرصہ میں چند سال نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے تقریباً چار سال تک ہفت روزہ اخبار بدر کے ایڈیٹر کے طور پر خدمت کرنے کی سعادت پائی۔ اس دوران آپ کے فکر انگیز اداریے اور مضامین اخبار کی زینت بنتے رہے۔ اور اس سلسلہ میں حضور انور کی خوشنودی کے متعدد خطوط آپ کے نام آئے۔

آپ ایک نہایت شفیق و ہمدرد و منکسر المزاج شخص تھے۔ اہل و عیال، رشتہ داروں، ہمسایوں، دوستوں اور شاگردوں سے حسن سلوک فرماتے تھے۔ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی عملی زندگی نہایت پاک و صاف تھی۔ آپ نہایت متقی۔ دُعا گو اور تہجد گزار اور ہر حال میں اپنے رب کے شکر گزار بندے تھے۔ سلسلہ احمدیہ سے والہانہ محبت کا یہ عالم تھا کہ سب کچھ قربان کرنے کے باوجود دل میں تشنگی کا احساس باقی رہتا تھا کہ مزید کیا پاؤں اور خدا کی راہ میں قربان کر دوں۔ خلفاء کرام سے بے حد عشق رکھتے تھے۔ پابندئ نظام میں آپ ہی اپنی مثال تھے۔ لین دین کے معاملات میں نہایت صاف تھے۔ آپ نے جس میدان میں بھی خدمات کیں وہاں نہایت کامیاب ثابت ہوئے۔ جن لوگوں سے بھی آپ کے تعلقات ہوتے وہ آپ سے بے حد محبت کرنے لگتے۔ اور عقیدت و احترام کی نگاہوں سے دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کا بہت عمدہ ملکہ عطا فرمایا تھا۔ رمضان المبارک کے ایام میں کئی سال تک درس قرآن و حدیث دیتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعوں پر تقاریر کرنے کی سعادت پاتے رہے۔ بات کو سمجھانے کے لحاظ سے آپ کو خدا داد ملکہ حاصل تھا۔

کئی سال تک قاضئ سلسلہ بھی رہے۔ اس کے علاوہ کئی دیگر جماعتی آنریری عہدوں پر بھی فائز رہے۔ باوجود لمبا عرصہ بیمار رہنے کے آپ آخر دم تک نہایت محنت و جانفشانی سے خدمتِ سلسلہ کرتے رہے۔ محترم مولوی صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے اور کئی نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم عبد الباسط صاحب فضل دفتر صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کر رہے ہیں۔ اور چھوٹے بیٹے عزیز فاروق احمد فضل مدرسہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور مولانا صاحب مرحوم کی اس وفات کے نتیجہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے محض اپنے فضل سے اس کو پُر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ادارہ بدر)

خطبہ جمعہ

اگر رنگ و نسل کی تمیز سے بالا ہو کر آپ نے دنیا کو نیکی کی طرف بلایا پھر تو آپ میں یہ قدرت ہو گی کہ آپ تمام عالم کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیں

اگر جماعت احمدیہ سچے معنوں میں متقی ہو جائے تو اتنی عقلمند جماعت بنے گی کہ دنیا کی کوئی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی !

اللہ تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق بڑھائیں۔ دن کو بھی عبادت کریں رات کو بھی عبادت کریں !

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۷ شہادت ۱۳۷۱ ہش مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

نوٹ :- درج ذیل خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ۔ (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات سورہ ہود سے تلاوت فرمائیں :-

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ٥ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ٥ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ ٥ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ٥ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ٥ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ٥ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ٥ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ٥ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ٥ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ٥ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ٥ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ٥

(سورہ ھود آیت ۱۱۳ تا ۱۲۴)

بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

آج زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ

اخلاقی انحطاط

کی طرف بڑھ رہا ہے اور وہ روکیں جو فساد کے بڑھنے کی راہ میں حائل تھیں وہ دنیوی اغراض کی روکیں تھیں، اعلیٰ اقدار کی روکیں نہیں تھیں اور جب وہ روکیں اُٹھیں تو تیزی کے ساتھ دنیا خود غرضی سے اپنے مطالب کے حصول میں کوشاں ہے اور خود غرضی کی جو یہ نئی لہر اُٹھی ہے ۔ اس نے تمام عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ۔ یہ وہی لہر ہے جو پہلے ایک دبی ہوئی قوت کے طور پر موجود تھی لیکن بعض بیرونی عوامل کے نتیجہ میں پوری طرح کھل کھیلنے کی طاقت نہیں پاتی تھی اب وہ بیرونی عوامل اُٹھا دئے گئے ہیں اور ہر قوم دوسری قوم کے خلاف موجّہ کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے ۔ یہ وہ صورتحال ہے جو انتہائی خطرناک ہے اور تمام دنیا کے امن کو برباد کرنے کے لئے گویا سارے عالم میں تیاری ہو رہی ہے ۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ مغرب کو متہم کرنا اور مشرق کو مستثنیٰ کرنا ایسا ہی غلط ہوگا ۔ جیسے مشرق کو متہم کرنا اور مغرب کو مستثنیٰ کرنا ۔ میں نے قوموں کے حالات کا بغور مطالعہ کیا ہے ۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مغرب ظالم ہے اور مشرق نہیں یا مشرق ظالم ہے اور مغرب نہیں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا ایک نیا نقشہ دنیا میں اُبھر رہا ہے اور اس کی سب سے بڑی تکلیف اور اس تکلیف کو دُور کرنے کی سب سے بڑی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم یہ کامل یقین رکھتے ہیں کہ زمانے کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کیلئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے ۔ یا ڈوبتے ہوئے زمانے کو بچانے کیلئے ہمیں وہ کشتی عطا فرمائی گئی ہے ۔ جس نے نوح ؑ کی سی کشتی کا کام کرنا ہے ۔ یہ کشتی جتنی وسیع ہوگی ۔ اتنے ہی زیادہ بنی نوع انسان کو بچانے کی اہلیت رکھے گی ۔ اس پہلو سے میں دعوت الی اللہ پر خصوصیت سے زور دیتا رہا ہوں ۔ ہم کیسے ہی مخلص کیوں نہ ہوں ۔ ہم کتنے ہی بنی نوع انسان کی ہمدردی چاہنے والے کیوں نہ ہوں جب تک ہم میں انفرادی طاقت اتنی پیدا نہیں ہوتی کہ تمام عالم میں پھیل کر تمام عالم کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں دنیا کی مدد کریں ۔ تو اسوقت تک ہماری آوازیں صدا بصحرا کی حیثیت رکھتی رہیں گی ۔ اور اس سے زیادہ ان کا فائدہ نہیں پہنچے گا ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس جدّوجہد کو چھوڑ دیا جائے اور تعداد بڑھنے کا انتظار کیا جائے ۔

قرآن کریم نے انبیاء ؑ کی سُنّت اسی طرح محفوظ فرمائی ہے اور بار بار یہ تاریخ دُہرائی ہے کہ انبیاء ؑ نے نیکی پھیلانے اور بدی کو روکنے کیلئے تعداد کا انتظار نہیں کیا ۔ بلکہ جب وہ اکیلے تھے تو اسوقت بھی دنیا کو یہی تعلیم دیتے ہے اور جب وہ زیادہ ہوئے تو اس وقت بھی یہی تعلیم دیتے رہے حقیقت میں دعوت الی اللہ کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ایک گہرا تعلق ہے ۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم ملزوم ہیں ایک کو طاقت ملے تو دوسرے کو ضرور طاقت ملتی ہے لیکن ایک دوسرے کا انتظار نہیں کرنا ۔ جس حد تک ممکن ہو یہ دونوں بنیادی فرائض جو ہم پر عائد فرمائے گئے ہیں ۔ ان کی ادائیگی میں جماعت کو مستعدی دکھانی چاہیئے ۔

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ۔ یہ سورۃ ھود کا آخری رکوع ہے سورۃ ھود کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا ۔ بعض اور سورتوں کے متعلق بھی لیکن ھود کو خصوصیت سے آپ نے بیان فرمایا کہ مجھے تو اس سورۃ نے بوڑھا کر دیا ہے ۔ میرے بال اس سورۃ نے سفید کر دئے ہیں ۔ اس سورۃ میں وہ کیا بات تھی جس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آپ نے بتایا کہ میں نے اتنا دکھ محسوس کیا ہے کہ گویا میرے بال اس سورۃ میں بیان فرمودہ قوموں کے دردناک حالات کیوجہ سے سفید ہوئے ۔ جہاں تک تفصیلات کا تعلق ہے سورۃ ھود پڑھنے سے ہر احمدی کو ان بدنصیب قوموں کے حالات معلوم ہو

سکتے ہیں جو باوجود اس کہ کے انبیاءؑ اور انکی جماعتوں نے ان کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ گویا رسیاں تڑا کر اپنے ہلاکت کے گڑھے کی طرف سرپٹ دوڑنے لگیں اور بالآخر ہلاک ہوگئیں۔ وہ تاریخ آپ کو قرآن کریم میں مختلف جگہ مذکور دکھائی دیگی۔ مگر سورۂ ھود میں بہت تیز لہروں کے ساتھ اور بار بار اٹھنے والی لہروں کے ساتھ اس تاریخ کا اعادہ فرمایا گیا ہے۔ اور ایک ہی بیٹھک میں جب آپ سورۂ ھود پوری پڑھ جاتے ہیں تو پھر آپ کو اندازہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کیا غم تھا جس نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کے مقدس بالوں کو سفید کر دیا۔

آخری رکوع جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں ان

فتنوں کا علاج

بیان فرمایا گیا ہے اور وہ نصیحتیں بیان فرمائی گئی ہیں کہ اگر وہ قومیں جو اصلاح کا دعویٰ لیکر اٹھتی ہیں ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہوں تو وہ تاریخ تبدیل ہو سکتی ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر قوموں میں پاک تبدیلی پیدا ہو بھی جائے تب بھی بدوں کی تاریخ دہرائی جائے گی۔ تاریخ دہرانے میں دو اطراف کار فرما ہوتی ہیں اگر دونوں طرفیں ویسا ہی رویہ اختیار کریں تو لازماً پہلی تاریخ دہرائی جائیگی کیونکہ خدا کی تقدیر کسی سے ناانصافی کا سلوک نہیں فرماتی اور کسی کو ناواجب رعایت نہیں دیتی۔ اگر قوم کے نیک و بد کے دو حصے بن جائیں تو اگر نیکوں نے اپنی کوشش میں کمی کر دی ہو۔ یا نیک کسی وجہ سے مجبور ہو چکے ہوں۔ اور ان کا پیغام نہ سنا جائے۔ تو قوموں کی ہلاکت کی تاریخ لازماً دہرائی جائیگی۔ اور بد قوموں کا اس میں یہ کردار ہوگا۔ کہ وہ بار بار کی نصیحتوں کے باوجود نیک لوگوں کی نصیحتوں پر ایک دفعہ پھر عمل کرنے سے انکار کر دیں۔ اور اپنی ضد پر مصر رہیں پس یہ قوم کے دو حصے ہیں اگر یہ اپنی عادات کو تبدیل نہ کریں اور بعینہ وہی اعمال اختیار کریں اور طریق اختیار کریں۔ جو پہلے کئے گئے تو تاریخ دہرائی جائیگی اور یہ تاریخ ضروری نہیں کہ بد ہو۔ چنانچہ سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کا ذکر فرمایا۔ جس کی تاریخ ویسی نہیں تھی جیسی پچھلی قوموں کی تھی۔ یعنی تاریخ کا نتیجہ وہ ہلاکت نہ نکلا جو پہلی قوموں کی تاریخ کا نتیجہ نکلا۔ اس لئے کہ بالآخر اس قوم نے توبہ کی۔ استغفار سے کام لیا اور انکی وہ ہلاکت جو گویا اس طرح مقدر ہو چکی تھی۔ کہ نبی کو مشروط طور پر ان کی ہلاکت کی اطلاع دے دی گئی تھی لیکن جب قوم نے پاک تبدیلی کر دکھائی تو ہلاکت کی وہ خبر بھی ٹال دی گئی اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ کاش یونس کی قوم کی طرح اور بھی قومیں ہوتیں کہ جو اس طرح نبی وقت کی ہدایت سے استفادہ کرنے کے بعد بالآخر اصلاح کرتی اور ہلاکت سے بچ جاتی۔ پس جب میں تاریخ دہرانے کی بات کرتا ہوں تو دونوں قسم کی تاریخوں کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ قومیں جنہوں نے آخر نصیحت پکڑی اور بچ گئیں ان میں سب سے بڑی اور پاکیزہ اور سب سے اونچی مثال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کی قوم کی ہے۔ آپ صلعم کی مثال اور حضرت یونس علیہ السلام کی مثال میں ایک کھلا کھلا فرق ہے حضرت یونسؑ کی مثال بیان کرنے کے بعد میرا فرض ہے کہ آپ کو اس پاکیزہ اور سب مثالوں سے بڑھ کر پاکیزہ مثال سے بھی آشنا کروں اور اس فرض سے مطلع کروں تاکہ آپ حضرت یونسؑ کی قوم والی دعائیں نہ کریں بلکہ وہ دعائیں کریں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے اپنی قوم کے لئے کی تھیں۔

حضرت یونسؑ کی قوم کو نجات ملی لیکن یونسؑ کی دعا کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اس قوم نے جب عذاب کو اپنے سر پر کھڑے دیکھا۔ اور حضرت یونسؑ کے اپنے ملک کو چھوڑ کر ہجرت کر جانے کے بعد اُن کو اچانک یہ احساس ہوا کہ سب سے نیک انسان وہی تھا جو ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے اور اب اگر عذاب آجائے تو بعید نہیں ہے اس قسم کے اور اس سے ملتے جلتے احساسات نے انہیں گریہ وزاری پر مجبور کیا اور جب ان کا عذاب ٹل گیا تو حضرت یونسؑ کا ردّعمل اس سے بالکل مختلف تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کا ردّعمل تھا۔ آپ کا ردّعمل اور قوم کے ساتھ آپ کا

جو رشتہ تھا وہ بھی تاریخ کو دہرانے والا ایک رشتہ تھا۔ مگر بہتر کر کے دہرانے والا یونسؑ کی تاریخ کو اس رشتے نے دُہرایا مگر بہت بہتر شکل میں اور بدلے ہوئے انداز کے ساتھ قوم بچ تو گئی جس طرح یونسؑ کی قوم بچی تھی مگر ایک نئی شان کے ساتھ بچائی گئی اور وہ شان، شانِ محمدیؐ ہے جس کے نتیجہ میں قوم پر فضل ہوا۔

سفرِ طائف کے دوران حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم سے اہل طائف نے جو انتہائی ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک فرمایا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس بات پر آمادہ دکھائی دیتا ہے اور اس غرض سے فرشتے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کے پاس پیغامبر بنا کر بھیجے جاتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ قوم ان پہاڑوں کے نیچے کچلی جائے اور ہمیشہ کے لئے ان کا نشان مٹ جائے۔ یہ فرشتے بھیجنا اِس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کی شان کو نمایاں کر کے سورج کی طرح روشن صورت میں دنیا کے سامنے دکھانا چاہتا تھا۔ اور یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس شان کے نبی بھی دنیا میں آتے ہیں اور

سب شانوں سے بڑھ کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کی شان

ہے۔ جب ابھی زخموں سے خون رس رہا تھا۔ جب بدن کا انگ انگ دکھ رہا تھا۔ اور انتہائی دردناک حالت میں آپ دُعا کر رہے تھے تو اسوقت فرشتے ظاہر ہوتے ہیں اور آپ کا یہ جواب ہے کہ اے خدا! میں نہیں چاہتا کہ یہ قوم ہلاک ہو۔ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ اور کس سے کر رہے ہیں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے وہاں بھی یہ دُعا کی جو ایک اور موقعہ پر بھی فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

قبل ازیں میں یہ بیان کرتا رہا لیکن بعض علماء کہتے تھے کہ طائف کے ساتھ اس روایت کا تعلق نہیں یہ دعا کسی اور موقعہ پر کی گئی تھی مگر چند دن ہوئے ہیں مجھے قطعی طور پر تاریخی حوالہ مل گیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے طائف کے موقعہ پر بھی یہ دُعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے میرے اللہ اس قوم کو ہدایت دے یہ نہیں جانتے تو دیکھیں سُنّتِ یونسؑ اور سُنّتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم میں کتنا فرق ہے وہاں قوم کی ندامت اور پشیمانی نے قوم کو بچایا ہے۔ یہاں قوم کو کوئی ندامت نہیں تھی۔ کوئی پشیمانی نہیں تھی۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کی رحمت بیکراں نے ان کو بچایا ہے۔ آپ کے دل میں رحمت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ ظالموں کے حق میں بھی آپ دعا کرنے والے تھے۔ یہ واقعہ میں نے خصوصیت کے ساتھ جماعت کے سامنے اسلئے رکھا ہے کہ صرف پاکستان کے مظالم کا سوال نہیں ہے تمام دنیا میں جماعت کے خلاف مظالم کرنے کا POTENTIAL یعنی بنیادی طور پر اہلیت موجود ہے جہاں بھی آپ ترقی کریں گے آپ کے خلاف سازشیں ہونگی۔ جہاں بھی آپ ترقی کریں گے آپ کے خلاف مظالم ہونگے اور مظالم کی یہ تاریخ بار بار دُہرائی جانے والی تاریخ ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان میں حالات تبدیل ہوگئے تو اُس کے بعد ہمیشہ کیلئے آپ کے لئے آسانی اور سبک رفتاری کا سفر ہوگا۔ ہر قدم پر روکیں پڑنے والی ہیں جس جس ملک میں آپ سر اُٹھائیں گے اور جس جس ملک میں آپ کا سر اٹھانا ایک قوت کے ساتھ ہوگا، ایسی علامتیں رکھتا ہوگا کہ اُس سے دشمن یہ سمجھے کہ اب یہ غالب آنے والے ہیں تو وہاں کیسا ہی مہذب ملک کیوں نہ ہو۔ لازماً آپ کی شدید مخالفت ہوگی اور یہ لمبا سفر ہے تو کس کس کی ہلاکت کی دُعا کریں گے۔ کس کس کی تباہی چاہیں گے۔ گویا آپ سب دنیا کو بچانے کی بجائے ساری دنیا کو ہلاک کرنے کے لئے مبعوث فرمائے گئے ہیں اس لئے آج پاکستان کے حق میں جو ردّعمل دکھانا ہے وہی ردّعمل ساری دنیا کے متعلق ہمیشہ کے لئے آپ کا طے شدہ ردّعمل ہے اس لئے قرآن کریم نے جو نصیحتیں سورۂ ھود کے آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرمائیں۔ وہ میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سُنا دی ہیں اور اب میں ان کا ترجمہ بھی کرتا جاتا ہوں اور جہاں مناسب

ہُوا اُن کی تشریح کروں گا۔ تاکہ آپ کو بتاؤں کہ جماعت کو کس کردار کو اپنانا ہے اور اس سے چمٹ جانا ہے بدلہ چاہتے ہوئے اپنے انتقام کی (جو طبعی بات ہے) پیاس کو پورا نہ کریں۔ بلکہ وہ انتقام لیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا انتقام تھا جس نے فتح مکہ کے وقت انتقام کی ایک ایسی نئی تاریخ قائم کر دی جس کی ایک چھوٹی سی مثال یوسف ؑ اور اس کے بھائیوں کے معاملہ کے طور پر قرآن کریم میں بیان ہوئی لیکن بہت محدود شان تھی۔ ایک بھائی نے اپنے بھائیوں کو معاف کیا تھا۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک نئی شانِ یوسفی کے ساتھ دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے اور شدید ترین دشمنوں کو جن آپ نے آن واحد میں معاف فرما دیا ایسے دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا جنہوں نے آپ کے محبوب صحابہ جیسے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ان کا کلیجہ نکال کر چبا لیا۔ ان کو بھی معاف فرما دیا گیا۔ پس وہ شانِ یوسفی ہے جو دنیا کو بچانے والی شان ہے جس کے نتیجہ میں اس عالم کی بقا کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر جماعت احمدیہ نے وہ شان نہ دکھائی تو یہ دنیا ہلاک شدہ سمجھیں۔ جو آثار میں دیکھ رہا ہوں نہایت ہولناک اور خوفناک ہیں۔ قومیں خواہ وہ ترقی یافتہ ہوں یا غیر ترقی یافتہ ہوں یا سب ظالم ہو چکی ہیں اور ظلم ایک بڑی بہت کے خلاف چڑھائی کر رہا ہے ظلم ایک دوسرے کے خلاف ہو جیسی مار رہا ہے۔ بعض حالات میں طاقتور ظالم دکھائی دیتا ہے اور کمزور ظالم نہیں دکھائی دیتا لیکن کمزوری کو جب پردے سے میسّر آجاتے ہیں جب وہ چھپ کر ظلم کر سکے اُس وقت اگر وہ ظلم سے باز رہے تو پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کمزوری تو ہے ظلم نہیں ہے لیکن جہاں کمزوری کو کوئی ناواجب سہارا مل جائے جہاں اخفاء کے پردے پڑ جائیں وہاں اگر کمزوری ظلم کرے تو اس کمزوری کو بھی ظالم کمزوری کہیں گے مظلوم کمزوری نہیں کہیں گے۔ پس انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ قومی سے تولگائیں اور قومی کی وفا اختیار کریں۔ سچائی سے چمٹیں اور قومیتوں کے فساد سے کنارہ کش ہو جائیں۔ کیونکہ یہ فساد دنیا کو ہلاک کرنے والے فساد ہیں اگر رنگ و نسل کی تمیز سے بالا ہو کر آپ نے دنیا کو ہدایت اور نیکی کی طرف بلایا تو پھر آپ میں یہ قدرت ہوگی کہ آپ

تمام عالم کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیں

اگر آپ نے رنگ و نسل سے بالا ہونے کی صلاحیت اختیار نہ کی تو آپ خود بھی ڈوبیں گے۔ اور دوسری قوموں کو بھی لے ڈوبیں گے اور احمدیت کی فتح کا ان اداروں کے ساتھ کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن ہم نے ضرور فتح یاب ہونا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ وقتی تکلیفوں اور جذبات کو قربان کرتے ہوئے اعلیٰ اقدار کی لازماً حفاظت کرے گی۔ اور قومی تعصّبات اور نسلی امتیازات سے بالا ہو کر حق کے ساتھ چمٹی رہے گی اور حق کے ساتھ اور صبر کے ساتھ وصیت کرتی رہے گی۔

اب میں آپ کے سامنے ان آیات کا ترجمہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) مضبوطی کے ساتھ اس بات پر قائم ہو جا جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑ لے وَمَنْ تَابَ مَعَكَ اور وہ سارے لوگ بھی تیری پیروی میں میرے احکامات کو مضبوطی سے پکڑ لیں جنہوں نے توبہ کر کے تیرے ساتھ شمولیت اختیار کی ہے۔ وَلَا تَطْغَوْا اور تم حدوں کو نہ پھلانگو۔ حدوں سے تجاوز نہ کرو یعنی توازن کو ہاتھ سے نہ جانے دو تطغو کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو حدود مقرر فرمائی ہیں ان کو پھلانگ کر بے راہروی اختیار نہ کرنا اور دوسرا تطغوا کا مطلب یہ ہے کہ توازن اختیار کرو کسی معاملے میں بھی خواہ وہ دنیا کے ہوں یا دین کے ہوں درمیانی حد سے تجاوز نہ کرو اپنے معاملات کو متوازن رکھو إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال پر نظر رکھ رہا ہے اور چونکہ اعمال کا نتیجہ اللہ تعالیٰ نے مترتب فرمانا ہے اسلئے اگر ہمارے اعمال کی گہرائیوں میں بھی رخنے ہوئے اور نیتوں میں فتور ہُوا تو نیک نتیجہ بہرحال نہیں نکلے گا۔ فرمایا: وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ اور ہرگز ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم سے کام لیا ہے جنہوں نے ظلم کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ایسی صورت میں تمہیں ضرور آگ کا عذاب پہنچے گا۔ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ یاد رکھو کہ خدا کے سوا تمہارا دوست کوئی بھی نہیں ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ اس دوستی کو چھوڑنے سے تو پھر کہیں سے مدد نہیں دئے جاؤ گے۔ کیسا عظیم کلام ہے اور انہی جیسے حالات اور تعلقات کا کتنا پیارا اور واضح نقشہ کھینچا گیا ہے جو گزر رہے ہیں۔ ان کے ظلم کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی ظلم کے نتیجہ میں دوست بنانا چاہتے ہیں۔ یہ عجیب الٹی منطق کی بات ہے لیکن مذہب کے معاملے میں ہی ہُوا کرتا ہے۔ ظالم ظلم کرتا چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ظلم سے باز نہیں آؤں گا۔ جب تک میرے ساتھ شامل نہ ہو اور میری طرز اختیار نہ کرو میرے جیسے نہ بن جاؤ تو میں تمہیں مارتا چلا جاؤں گا۔ فرمایا کہ ان جیسا نہیں بننا کیونکہ ظالم تمہارا کیسے ہو سکتا ہے جو تم سے عزیز کا سلوک کر رہا ہے اور ظلم کا سلوک کر رہا ہے وہ تمہارا ہو ہی نہیں سکتا۔ دریاد رکھو دنیا میں کوئی بھی تمہارا نہیں جب تم خدا کے ہو گئے تو سب تمہارے دشمن ہو چکے تھے۔ اس لئے میں آپ کو بتا رہا تھا کہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعت کی ترقی کے امکانات پیدا ہوں گے لازماً آپ پر ظلم ہوگا۔ قرآن کریم یہ فرما رہا ہے۔ اور قرآن کریم کی ہر بات لازماً اور قطعی طور پر سچی ہوتی ہے تو یہ ظلم ایک فطری ظلم کی کیفیت کا نام ہے جب بھی کوئی خدا والا بنتا ہے۔ اور خدائی جماعتیں دنیا میں قائم ہوتی ہیں تو ان کے خلاف ساری دنیا کا ظلم ایک لازمی نتیجہ ہے۔ خواہ وہ پہلے ظاہر ہو یا بعد میں ظاہر ہو لیکن فطرتاً اہلیت کے لحاظ سے وہ ظلم ان سب قوموں میں موجود ہے۔ اور قرآن کریم نے متنبہ فرمایا کہ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ یاد رکھو خدا کے سوا تمہارا دوست نہیں ہے کوئی تمہارا دوست نہیں ہے اس کو چھوڑ دو گے تو ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ پھر کوئی تمہاری مدد نہیں کرے گا خواہ تم ظلم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا نہ کرو اس سے قطع نظر یہ ظالم تمہارے کبھی نہیں ہو سکیں گے اور ظالموں کا یہ رویہ ہے کہ وہ ایک دفعہ اپنے ساتھ شامل کرنے کے بعد دو چار دن ہی دیکھیں پڑھایا کرتے ہیں دو چار دن ہی پھولوں کے ہار پہناتے ہیں پھر کبھی کبھی ان کے نہیں رہتے ان کی مصیبتوں میں بالعموم شامل نہیں ہوتے کبھی ظالموں کو آپ اس طرح نہیں دیکھیں گے کہ کسی کو مرتد کیا اور پھر اس کے لئے درد دل سے دعائیں ہو رہی ہیں اس کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اس کے اخلاق کی اصلاح کی کوشش کی جا رہی ہے ارتداد کی ساری تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھ لیں ایک بھی جگہ آپ کو استثناء دکھائی نہیں دے گا کتنا سچا کلام ہے فرمایا ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ یہ لوگ جب بڑھتے ہیں ساتھ شامل کر کے خدا سے تعلق کاٹ دیں گے لیکن تمہارے نہیں بن سکیں گے پس ایک تو یہ ہے کہ ان جیسا نہیں بننا اور دوسرا یہ فرمایا کہ اس میں صرف مذہب کی تبدیلی مراد نہیں بلکہ عادات کی تبدیلی بھی مراد ہے مشرق میں اگر مذہب کی تبدیلی پر زور دیا جا رہا ہے تو مغرب میں بنیادی اسلامی معاشرے کو چھوڑ کر غیر اسلامی معاشرہ اختیار کرنے پر زور دیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اگر تم نے ہمارے ملکوں میں بسنا ہے ہمارے اندر شامل ہونا ہے تو تمہیں اپنے معاشرے کو ترک کرنا ہوگا اور ہمارے معاشرے کو اپنانا ہوگا اب یہ وہ ایسا مقام ہے جہاں ایک مومن کا کام ہے کہ فراست سے کام کرے

معاشرے دو طرح کے ہوتے ہیں

ایک قومی عادات اور روایات کی بناء پر جن کا مذہب سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہوتا وہاں ہر احمدی کی قوم سے محبت اور وفا کا تقاضا یہ ہے کہ ان حصوں کو اپنا لے جن حصوں میں خدا چھوڑ کر کوئی معاشرہ اختیار نہیں کرنا پڑتا یا معاشرتی اطوار اختیار نہیں کرنے پڑتے لیکن ایک وہ معاشرہ ہے جو کل عالم کا مشترکہ معاشرہ ہے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے وہ اعلیٰ اخلاقی کردار پر مبنی معاشرہ ہے اس کا کسی قومیت سے تعلق نہیں وہ اسی طرح انگریز کا ہے جیسے ہندوستانی کا اسی طرح جاپانی کا ہے جیسے پاکستانی کا نہ مشرق کا فرق نہ مغرب کا وہ معاشرہ بین الاقوامی معاشرہ ہے یعنی نورِ محمد مصطفےٰ ؐ کا معاشرہ ہے جس کے متعلق فرمایا لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ وہ ایسا معاشرہ ہے جس کو نہ تم مشرق کا قرار دے سکتے ہو نہ مغرب کا۔ یہ وہ معاشرہ ہے جس کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے

ورنہ اس آیت کا بُطلان لازم آئے گا اس کا انکار لازم آئے گا فرمایا: وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ظَلَمُوْا سے مُراد ضروری نہیں کہ جسمانی طور پر یا اقتصادی طور پر کسی پر ظلم کیا جائے۔ ظَلَمُوْا سے مُراد شرک ہے شرک کرنے والے، بدیاں کرنے والے، گناہ کرنے والے لوگ، خدا سے ہر قسم کی دوری اختیار کرنے والے، یہ سارے ظالم ہیں اور قرآن کریم میں ظلم کی اصطلاح ہر قسم کی تاریکی پر اطلاق پاتی ہے تو فرمایا کہ جن معاشروں میں خدا سے دوری کی تاریکی موجود ہے اس تاریکی کو نہ اپنانا اگر تم نے اپنا لیا تو یہ کبھی جھوٹ بولتے ہیں کہ تمہیں اپنا سمجھ لیں گے۔

اگر تم مشرقی ہو تو یاد رکھنا کہ مغرب مغرب ہی رہے گی اور مشرق مشرق ہی رہے گی اور یہ دونوں اس طرح امتزاج اختیار نہیں کر سکتے کہ ایک ہو جائیں۔ اس کی وجہ ہے اس کی وجہ مشرقیت اور مغربیت نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض قومیں طاقتور ہیں۔ اور بعض کمزور ہیں اور کمزور قومیں جب طاقت والوں کے رنگ اختیار کرتی ہیں اور ان کی نقلیں اُتارتی ہیں تو طاقتور قومیں ظاہری طور پر ان سے حُسنِ سلوک بھی کریں لیکن نفسیاتی طور پر وہ اس یقین پر اور زیادہ کامل ہو جاتی ہیں کہ یہ گھٹیا اور ذلیل لوگ ہیں اور اُن کا احساس برتری پہلے سے بھی بڑھ جاتا ہے اس لئے کمزور قومیں خواہ احساس کمتری کا شکار ہوں یا اس کے بغیر ہوں جب تک وہ عقل اور اقتصادیات اور دنیاوی ترقی کے لحاظ سے اسی پلیٹ فارم پر برابر کے نہ ہو جائیں جس پر آج بعض قومیں فائز ہیں تو اس وقت تک ... ان کا معاشرہ اختیار کرنے سے آپ کو عزت نصیب نہیں ہو سکتی۔ یہ ناممکن ہے۔

مشرق میں جاپان ایک بڑی قوم کے طور پر اُبھرا ہے اس کے متعلق بعض دانشوروں نے لکھا یہ غالباً جاپان ہی کے کسی دانشور کی بات ہے کہ جاپان نے ہر طرح مغرب کی نقل اُتاری لیکن برابری نہ ہو سکی لیکن جب جاپان نے طاقت اختیار کر لی اور اقتصادی لحاظ سے غالب آگیا اور اسلحہ کے لحاظ سے بھی اور فنون حرب کے لحاظ سے بھی ایک طاقت بن کر اُبھرا تو پھر ہم برابر کے ہو گئے تو یہاں برابری اور غیر برابری کا مسئلہ نو مینوں کے لحاظ سے نہیں ہے بلکہ دُنیا میں طبعی طور پر بعض فوقیتوں کے رکھنے اور بعض فوقیتوں کے نہ رکھنے کے نتیجہ میں ہے۔ اگر مشرق کے وہ حالات ہوں جو آج مغرب کے ہیں تو مغرب بھی خواہ جتنا ... مشرق کی نقل اتار ے ان کے برابر نہیں ہو سکے گا پس ان معنوں میں میں کہہ رہا ہوں اس میں قومی اور نسلی تفریق کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے۔ جسے قرآن کریم نے بیان فرمایا

فرمایا: وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا نہیں اس کے نتیجہ میں نقصان تو پہنچے گا۔ تمہارے حصہ میں آگ تو آئیگی لیکن اولیاء نصیب نہیں ہو ... مزدوروں اور غریبوں کا ایک ہی ولی ہے اور وہ اللہ ہے۔ وہی ہے جو آسمان سے اتنا جھکتا ہے کہ زمین کے پست ترین رہنے والوں سے بھی تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اور تحت الثریٰ میں بسنے والوں سے بھی ... تعلق قائم کر لیتا ہے اس کے سوا کوئی دوسرا ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ انسان تو بنیادی طور پر متکبر ہے اور ذرا سی اس کو فضیلت حاصل ہو جائے تو ... آدمی کو نچلا ہی سمجھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جھک کر اس سے برابری اختیار نہیں کیا کرتا تو مشرق میں بسنے والے احمدیوں پر جہاں ظلم ہو رہے ہیں ان کے لئے بھی یہ نصیحت اُسی طرح کارگر ہے جس طرح مغرب میں بسنے والے احمدیوں پر جو غیر اسلامی معاشرے سے متأثر ہو کر ان لوگوں کے رنگ اختیار کرنے لگتے ہیں جہاں جہاں اسلامی قدروں کو قربان کر کے وہ رنگ اختیار کرتے ہیں وہاں وہ گھاٹے میں ہیں جہاں ان قدروں کو قربان کئے بغیر اچھی باتیں اور دنیا کے لحاظ سے بے ضرر باتیں اختیار کرتے ہیں وہاں وہ خوبی بن جاتی ہے۔ پس احمدیوں کو بالغ نظر ہوتے ہوئے اس طرح معاملات کا تجزیہ کرنے کے بعد آخری فیصلہ سچائی کے حق میں دینا چاہیئے اور اسی کا نام تقویٰ ہے۔ اسی کا نام عقلِ کل ہے اگر جماعت احمدیہ سچے معنوں میں گہری تفصیل کے ساتھ متقی ہو جائے تو اتنی عقلمند جماعت بنے گی کہ دنیا کی کوئی جماعت کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ آخری بات عقل اور حکمت کی بات ہی ہوا کرتی ہے جو جیتا کرتی ہے۔ جن قوموں نے ترقی کی ہے عقل اور حکمت سے ہی ترقی کی ہے۔ اسی سے ان کو دنیوی طاقتیں بھی نصیب ہوئی ہیں اور

عقلِ کل تقویٰ کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی

پھر فرمایا: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ـــ پھر جو تمہیں کہا گیا ہے کہ ان کی طرف نہ جھکو اور فرمایا تمہارا ولی ہے تو خدا کو پھر ولی بنانے کی بھی تو کوشش کرو اور اس کی ولایت کو پکا بنانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ تمہیں یہ بات سمجھ آچکی ہے کہ خدا کے سوا کوئی تمہاری مدد نہیں کریگا۔ اس کا طریق بیان فرمایا کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اپنے دن کو عبادتوں سے گھیر لو صبح بھی عبادت کرو اور شام کو بھی عبادت کرو۔ اور راتوں کو بھی اپنے لئے خدا کے محافظ قائم کرو یعنی اپنی راتوں کی عبادت کے ذریعہ خود اپنی حفاظت کے سامان کرو یہ ولایت کا معنی ہے جس کو قرآن کریم نے اس نصیحت کے معاً بعد بیان فرمایا کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی ولی نہیں ہے۔ مدد ملے گی تو وہاں سے ملے گی کن کو ملے گی؟ کیسے ملے گی؟ کس طرح پھر اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیگا: فرمایا: یہ اعلیٰ مقصد تمہیں عبادتوں کے ذریعہ نصیب ہوگا۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ دن کے دونوں کناروں پر عبادت کے نگہبان مقرر کردو صبح بھی عبادت کرو اور شام کو بھی عبادت کرو۔ اور کچھ رات کو بھی اُٹھ کر عبادت کیا کرو۔ اور پھر یاد رکھو اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نیکیاں ضرور بدیوں کو مٹا دیا کرتی ہیں۔ اب یہ ایک عجیب بیان ہے اور ایسا بیان ہے جس کو ٹھہر کر نسبتاً زیادہ گہرائی میں جا کر سمجھنا چاہیئے۔

عام طور پر ہم دُنیا کی تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ نیکیاں ظاہر ہوتی ہیں بچایاں ظاہر ہوتی ہیں اور بار بار بدیاں ان پر غالب آجاتی ہیں اور سچائیاں کا معدوم ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں کتنے نبی دنیا میں آئے۔ آدم سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تک بار بار نیکیوں کی لہریں اُٹھیں لیکن بالآخر وہ دب گئیں اور ہم نے برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ قرآن کریم ایک عجیب اعلان فرما رہا ہے بہت حیرت انگیز طور پر ایک انقلابی اور مختلف اعلان ہے جو بظاہر تاریخ کے مخالف ہے اور وہ ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ حسنات ہیں جو بدیوں کو کھا جایا کرتی ہیں۔ اور ختم کر دیا کرتی ہیں۔ اسی نیکی اور بدی کے مقابلے کی تاریخ کو اب ایک اور طرح سے دیکھیں تو ایکدم تبدیل شدہ منظر آنکھوں کے سامنے اُبھرتا ہے انسان کے لئے بدی کرنا آسان کام ہے۔ اور یہ پہاڑ سے نیچے اُترنے والی بات ہے اور نیکی کرنا ایک مشکل کام ہے۔ اور یہ پہاڑ پر چڑھنے والی بات ہے اور قرآن کریم نے اسی مثال کے طور پر نیکی کو بیان فرمایا جب بدیاں پھیلتی ہیں۔ (میں یہ بعد میں بتاؤں گا کہ اس وقت حسنات کی کیفیت ہوتی ہے۔) تو ایک آسان کام ہے اور ہر قسم کے طبعی محرکات اور عوامل بدیوں کی تائید میں حرکت کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنی نیکی کو سنبھال کر رکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ اور جب بدیاں زور مارتی ہیں تو ایک دفعہ انسان نیچے جانا شروع ہو تو وہ گرتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس کے مقابل پر بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرنا یہ ایک بہت بڑی قوت چاہتا ہے اور اگر یہ ہو تو یہ معجزہ ہے اور ہر نبی کے وقت یہی ہوا کرتا ہے اور سب سے زیادہ شان کے ساتھ یہ معجزہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں ہوا جہاں خدا نے ایک دفعہ یہ اعلان فرمایا کہ اے محمد ہم تجھے ایسی تاریک رات میں یعنی اس لیلۃ القدر میں جو زمانے کی لیلۃ القدر ہے بھیج رہے ہیں کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ساری دنیا میں ہر طرف خشکی ہو یا تری ہو مذہبی دنیا ہو یا غیر مذہبی دنیا فساد پھیل چکا اور غالب آگیا ہے۔ ظہر کا مطلب ہے چڑھ دوڑا ہے دنیا پر ... طرح موجیں چڑھ جایا کرتی ہیں اس طرح ہر چیز پر فساد چڑھ گیا ہے ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے فرمایا ہے: اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یاد رکھو کہ جو نیکیاں ہم نے تجھے بخشی ہیں ان نیکیوں میں یہ طاقت ہے کہ بدیوں پر غالب آجائیں اور وہ نیکیاں جن کا خدا کی ذات سے گہرا تعلق ہوتا ہے جو عبادت کے نتیجہ میں نصیب ہوتی ہیں جو ولایت کے نتیجہ میں نصیب ہوتی ہیں وہ نیکیاں کبھی مغلوب نہیں ہوا کرتیں اور ہر نبی کے زمانے میں تھوڑا یا بہت یہ معجزہ رونما ہوتا آپ دیکھیں گے کہ کامل بدی میں سے نیکی نکلنی شروع ہوتی ہے راتوں سے دن کی شعاعیں پھوٹتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سعید روحیں

کی ایک درخشندہ صبح نمودار ہو جایا کرتی ہے۔ کہیں تھوڑی کہیں زیادہ مگر تھوڑی بھی ہو تو ایک عظیم فتح ہے۔ حسنات نے یہ ثابت کر دیا کہ ہر طاقت اُن کے مقابلے میں جتھہ کرلے، اور انسانی فطرت ان طاقتوں کی تائید میں کھڑی ہو تب بھی جو سچی نیکیاں ہیں ان کو غالب آنے کی استطاعت ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر یہ ہے کہ وہ ضرور غالب آئیں گی۔

پس اگر نیکیاں غالب نہ رہیں اور مغلوب ہو جائیں تو یاد رکھیں وہ نیکیاں نہیں ہیں۔ ان کا جو چاہیں نام رکھ لیں، نیکیاں مغلوب نہیں ہوا کرتیں۔ وہ اصل دوری کی باتیں ہیں جب کہ لوگ اپنے دین کو بدل چکے ہوتے ہیں، جبکہ تعلق باللہ کی بجائے ریاء کاری شروع ہو چکی ہوتی ہے، جب کہ وحدانیت کی بجائے انانیت جگہ لے لیتی ہے اور انسان نفس پرست ہو جاتا ہے اس وقت آپ کو جو عبادتیں دکھائی دیتی ہیں وہ بالکل کھوکھلی اور بے معنی عبادتیں ہوتی ہیں اور وہی زمانہ ہے جب کہ بدیاں نیکیوں پر جو بظاہر نیکیاں ہوتی ہیں غالب آنے لگتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو بارہا مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے اس کے بعد ایسے لوگ ان کے وارث بن گئے جو حقیقی طور پر نیک نہیں رہے تھے، وہ بدیوں کے شکار ہو چکے تھے پس وہ نسل جو نیکیوں پر قائم ہو اور سچی نیکیوں پر قائم ہو وہ مغلوب نہیں ہوا کرتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عطا کردہ نیکیاں تین صدیوں تک دنیا پر غالب آتی چلی گئی ہیں۔ معاشرہ میں برائیاں بھی آئیں تو بہت محدود حصے میں، اور بالعموم وہ معاشرہ نیکی کا معاشرہ تھا جہاں نیکی پہنچی ہے اور نیکی کے پہنچنے کے نتیجہ میں قوموں کو جو دوسری سعادتیں نصیب ہوا کرتی ہیں وہ سعادتیں نصیب ہوئیں۔ جب نیکی آتی ہے تو یہ صرف روحانی طور پر کسی قوم کو فضیلت نہیں بخشتی بلکہ دنیاوی فضیلتوں کے پیغام بھی ساتھ لاتی ہے۔ وہ مقصود نہیں ہوتے لیکن نیکی کے اندر ایک بنیادی صفت ہے کہ نیک آدمی غالب آنے کے لئے بنایا گیا ہے اور اس کا غلبہ صرف مذہب کے دائرے میں محدود نہیں ہوتا بلکہ وہ غلبہ ایک عمومی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور قوم بحیثیت قوم غالب آجاتی ہے۔ مذہب کی تاریخ میں آپ کو یہ بات ہر جگہ بار بار دہرائی جاتی دکھائی دے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پس یہ بات اللہ تعالیٰ نے یاد کروا دی ہے کہ تم راتوں کو اٹھ کر عبادت کرنا، یہ کام اس کے لئے ایک کسوٹی بھی ہم تمہیں دے دیتے ہیں۔ اگر تم سچے عبادت گزار ہوئے، ایسے عبادت گزار ہوئے کہ تمہیں ولایت نصیب ہو تو اس کی علامت یہ ہوگی کہ تمہاری نیکیاں بدیوں پر غالب آجائیں گی اور یہ مضمون دو طرح سے ظاہر ہوگا۔ ایک یہ کہ جو شخص سچے معنوں میں ایک نیکی اختیار کرتا ہے اس کی نیکی پرورش پاتی ہے، بڑھتی ہے پھولتی اور پھلتی ہے اور رفتہ رفتہ ایک دوسرے کو سرکا کر باہر نکالنا شروع کر دیتی ہے۔ بعض لوگ ہیں انہوں نے نیکی کا ایک چھوٹا سا عہد کیا ہوتا ہے۔ ایک وقت میں ایک نیکی کا عہد کر لیتے ہیں اور پھر ان کا انجام ولایت پر ہوتا ہے۔ ابرار میں موت ہوتی ہے۔ یہ مضمون ہے جو انفرادی حیثیت سے صادق آتا ہے اور بالکل سچا اور قطعی مضمون ہے۔

ہر شخص خدا کی خاطر نیکی کا عہد کرے

اور نیکی پر قائم ہو جائے خواہ وہ چھوٹی سی نیکی کیوں نہ ہو۔ ابتداء میں ایک نیکی کا ایک معمولی حصہ ہی کیوں نہ ہو اس میں نشو و نما کی طاقت ہوتی ہے اور وہ ضرور رفتہ رفتہ انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ چنانچہ بہت سے اولیاء اللہ کے حالات کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دن یا ایک رات میں آناً فاناً ولی نہیں بنائے گئے تھے۔ انہوں نے سچے دل سے بعض باتوں سے توبہ کی اور بعض نیکیاں اختیار کیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان نیکیوں کو اتنا بڑھا دیا جیسے زرخیز زمین میں بیج بڑھتا ہے اور بعض دفعہ سینکڑوں گنا بڑھ کر وہ دنیا کے لئے فوائد کا موجب بن جاتا ہے۔

پس نیک آدمی کی ذات میں نیکی پرورش پاتی ہے، یہ اس کا ایک مطلب ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ قومی طور پر اگر آپ نیک ہوں گے اور سچے نیک ہوں گے تو غیروں پر آپ کو غلبہ نصیب ہوگا اور ضرور ہوگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سچے نیکوں پر بدوں کو غلبہ عطا ہو جائے اور یہ بات ہم دنیا میں ہر جگہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہر قسم کے مخالف حالات میں بھی ترقی پذیر ہے اور مخالفت خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو، معمولی ہو یا شدید ہو یہ جماعت

میں برکت ہی پیدا کر رہی ہے۔ پس کتنی سچی بات ہے کہ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ لیکن اس راز کو اچھی طرح پلے باندھ لیں کہ یہ حسنہ وہی ہے جو خدا سے تعلق کے نتیجہ میں پیدا ہو۔ دنیاوی عادت کے طور پر نہ ہو۔ دکھاوے کے طور پر نہ ہو۔ اقتصادی فوائد کی غرض سے نہ ہو۔ جس طرح بعض قومیں محض اقتصادی تجربہ رکھتی ہیں تو تجارتی معاملات میں بالکل صاف ہوتی ہیں اور بعض نادان سمجھتے ہیں بڑی سچی قومیں ہیں حالانکہ جہاں ان کی تجارت کو حقیقی معنوں میں خطرہ درپیش ہو وہاں یہ سب نیکیاں ٹوٹ پھوٹ کر بالکل بیکار اور ضائع ہو جاتی ہیں اور بکھر جاتی ہیں۔ وہ قائم نہیں رہ سکتیں۔ وہ وفا کرنے والی نیکیاں نہیں ہوتی، وفا کرنے والی نیکی وہی ہے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو اور خدا کی عبادت کے نتیجہ میں وہ پرورش پائے۔ ایسی نیکی ہر قسم کے مخالفانہ حالات میں بھی زندہ رہنے اور باقی رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی لئے میں بارہا جماعت کو متوجہ کر چکا ہوں کہ قرآن کریم نے نیکی کی تعریف میں باقی ہونا داخل فرما دیا۔ صالحات وہی ہیں جو باقیات بھی ہیں۔ کتنی عظیم کتاب ہے۔ کیسا فصیح و بلیغ کلام ہے۔ ایک جگہ جس بات کا ذکر فرمایا گیا ہے تو ہر جگہ اس قرآن میں جو تئیس سال میں نازل ہوا ہے اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے اور اس کو تقویت دی گئی ہے اور مختلف زاویوں سے پیش کیا گیا ہے۔ سارے قرآن کریم میں ایک بھی تضاد آپ کو دکھائی نہیں دیگا۔ پس إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اور حسنات کا باقیات ہونا یہ دراصل ایک ہی مضمون کی دو شکلیں ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کو جو مقابلے درپیش ہیں ان کی باقی باتیں میں انشاء اللہ آئندہ بیان کرونگا کیونکہ جتنی آیات تلاوت کی گئی ہیں وہ زیادہ ہیں اور تشریح کے ساتھ بیان کرنے کا وقت تھوڑا تھا۔ اس لئے میں اسی آیت پر اس خطبہ کو ختم کروں گا کہ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ کے مضمون کو سمجھیں۔ اس میں ایک گہرا راز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے متنبہ فرمایا ہے کہ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ۔ یاد رکھو کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یونہی کوئی محاورہ نہیں ہے جس طرح بعض دانشور محاورے گھڑ دیا کرتے ہیں اور وہ بڑے ہر دلعزیز بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ۔ جو اللہ کا ذکر کرنے والے لوگ ہیں جو گہرا فہم رکھنے والے لوگ ہیں انکے لئے اس میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ پس آپ کو غالب آنے کا راز سمجھایا گیا ہے۔ ایسا راز جو اتنا قطعی اور قوی ہے جو کبھی ناکام نہیں ہوگا اور کبھی آپ سے بے وفائی نہیں کریگا۔ آپ کی تبلیغ کی کامیابی کا ایک ایسا راز آپ کو بتلا دیا گیا کہ وہ بیشک آپ کو براہ راست دکھائی نہ دے کہ تبلیغ میں ممد ہوگا لیکن قرآن کریم کی بات جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ آپ اپنی ذات میں حسنات کو قائم فرمائیں اور قائم کرنے کا طریق یہ ہے کہ عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق بڑھائیں۔ دن کو بھی عبادت کریں۔ رات کو بھی عبادت کریں اور ذکر الٰہی سے نصیحت حاصل کریں۔ ذکریٰ خدا کے ذکر کو بھی کہتے ہیں۔ ذکریٰ تاریخ میں آنے والی قوموں کے حالات کو بھی کہتے ہیں جو سبق آموز حالات ہوں تو فرمایا کہ تم قوموں کی تاریخ کا ان کے عروج اور زوال کا مطالعہ کیا کرو اور مذہبی نقطہ نگاہ سے تم ہمیشہ یہ بات سمجھو گے کہ جب قومیں خدا سے دور ہٹی ہیں تو ہلاک کر دی گئی ہیں اور دنیاوی طاقت انکو بچا نہیں سکی اور جن قوموں نے اپنے معاشرے کو غیر معاشرے سے مرعوب ہو کر چھوڑ دیا ہے اور وہ سمجھی ہیں کہ یہ زیادہ ترقی یافتہ لوگ ہیں ہمیں ان جیسی عادتیں اختیار کرنی چاہئیں۔ انکے ساتھ ڈانس کریں۔ انکے ساتھ شرابیں پیئیں۔ انکے ساتھ آزادیاں کریں تو ہمیں عزت کا مقام ملے گا۔ یہ قوم پھر ہمیں اپنے جیسا درجہ دیگی۔ فرمایا یہ سب دھوکہ ہے۔ ذکریٰ کا یہ بھی معنی ہے۔ قرآن کریم پہلے ذکریٰ کی مثال بیان فرما چکا ہے۔ کہتا ہے بیوقوف نہ بننا۔ انسانی نفسیات کیخلاف باتیں ہیں۔ ناممکن ہے کہ بدوں کے رنگ اختیار کرکے تمہیں عزت نصیب ہو جائے۔ عزت حاصل کرنے کیلئے خدا کے رنگ اختیار کرنے ہوں گے۔ اس جیسے اخلاق اپنانے ہوں گے۔ عزت حاصل کرنے کے لئے ایسی حسنات کو اختیار کرنا ہوگا جن کے اندر یہ غالب طاقت موجود ہے کہ وہ بدیوں کو زائل اور باطل کرتی چلی جاتی ہیں۔ اور نیکی وہی ہے جو غالب ہو کر چمکے جیسے کہتے ہیں کہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ حقیقت میں جب ایک احمدی سچی نیکی اختیار کرتا ہے تو اس کا معاشرہ اس سے متاثر ہو رہا ہوتا ہے۔ اس سے مغلوب ہو رہا ہوتا ہے۔

ظاہری طور پر چند دن باتیں ہوتی ہیں کہ جی تم پاگل لوگ کس زمانے کے انسان ہو۔ آج کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہا لیکن نیکی دل میں گہرا اثر کرنے والی چیز ہے اور کچھ عرصے کے بعد جو لوگ ایک نیک کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں وہ اس سے مرعوب ہوتے چلے جاتے ہیں، اس کی عزت کرتے چلے جاتے ہیں، اس سے نیکی کے رنگ سیکھنے لگتے ہیں اور

(باقی ملاحظہ فرمائیں ص ۸ پر)

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ بنگلور آج بروز جمعہ مورخہ ۹۲-۴-۱۰ بعد نماز مغرب جملہ افراد جماعت احمدیہ بنگلور مسجد احمدیہ بنگلور میں جمع ہوئے اور حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نماز جنازہ غائب پڑھی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنے کا فیصلہ کیا :-

"ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ بنگلور کیلئے یہ خبر نہایت ہی رنج اور دکھ کا باعث ہوئی کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم و رفیقۂ حیات سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ ہمیں داغِ مفارقت دے کر اس دارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جب سے حضرت بیگم صاحبہ علیل ہوئیں افرادِ جماعت ہمیشہ اُن کی صحت یابی کی اطلاع کے منتظر رہتے تھے۔ دعائیں کرتے رہتے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر صدقات بھی دیئے۔ ہم نے ہمیشہ اُس مالک حقیقی پر ہی توکل کیا جس کے ہاتھ میں ہم سب کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور ہم سب نے ہمیشہ اُسی کی رضا پر راضی رہنا سیکھا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا — اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی ساری زندگی ایک مثالی زندگی رہی۔ ہر قدم پر آپ نے اپنی سادگی، محبت، ... توکل علی اللہ اور قربانیوں کی مثال قائم کر دی ہے۔ ساری زندگی خدمت دینی و سلسلہ میں گزار دی اور ہر آزمائش میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے شانہ بشانہ آگے بڑھتی رہیں۔

اس موقعہ پر ہم دردِ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ بلند درجات عطا کرے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور لواحقین بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ اور ہر حال میں آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

(جملہ افراد جماعت احمدیہ بنگلور۔ کرناٹک)

ناصرات الاحمدیہ جلال کوچہ حیدرآباد رب العالمین نے ۷ اور ۸ اپریل ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب کو ہمارے سر سے ایک اہم ترین سرپرست کو جو آل مسیح موعودؑ تھیں اٹھا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا بیاہ ۱۹۵۷ء میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہوا تھا۔ حضرت سیّدہ آپا جان صاحبہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی تھیں۔

حضرت سیّدہ موصوفہ بے حد سادہ اور کم گو تھیں۔ طبیعت میں لطیف مزاح تھا۔ حضور پُر نور کا متحرک اور فعال وجود کا ہم پلہ رفیق بننا ایک بے حد مشکل کام تھا۔ لیکن حضرت سیّدہ ممدوحہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فعال ساتھی بن کر دکھایا۔ باوجود سخت ترین علالت کے آپ نے حضرت سیّدنا امام جماعت الاحمدیہ کے ہمراہ آخری سفر بغرض شرکت جلسہ صد سالہ قادیان کیا۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کو ہم ہندوستانیوں سے بہت اُنس و رغبت تھی۔ خصوصاً حیدرآبادیوں سے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا دُکھ کی اس گھڑی میں حامی و ناصر ہو۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے درجات بلند کرے آمین۔ نیز حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادیوں اور خاندان مسیح موعودؑ کے دیگر افراد کو اس صدمہ کو صبرِ جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے درجات بلند کرے۔ آپ کو اپنی رحمت و برکت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور جنت میں آپ کو اپنے درجات قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

(منجانب ناصرات الاحمدیہ حلقہ جلال کوچہ و اطراف - حیدرآباد)

جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

ہمارے جانوں سے عزیز ہستی نہایت ہی محبت سے بھرپور دل رکھنے والی پیاری ماں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بزرگ خاتون ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترمہ حضرت آصفہ بیگم صاحبہ کچھ عرصہ کی شدید علالت کے بعد ہمیں حزین و غمگین چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے تقریباً ۳۵ سال کا طویل عرصہ ہمارے پیارے اور محبوب آقا کے معاون اور پُر خلوص دستِ راست کے طور پر گزارا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرض منصبی کی تکمیل میں ہر آن حضور کا ساتھ دیتی رہیں۔ حضرت آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ کو ایک منفرد اور تاریخ ساز حقیقت حاصل ہے۔

آپ محترمہ کی ذات قرآنی اور دینی شعار کا ایک گرانقدر نمونہ تھی۔ آپ محبت، فدائیت، جرأت اور اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ خلافت حقہ کے خدام میں شامل رہیں۔ آپ کی ذات گرامی قرآنی اور دینی شعار کا ایک گرانقدر نمونہ تھیں۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک محبت بھرے ہمدرد دل سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی ہے۔ اس عظیم اور بزرگ ہستی کے انتقال پُر ملال پر ہم جماعت احمدیہ آسنور کشمیر غمناک دل اور آنسوؤں بھری آنکھوں کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا، آپ کی صاحبزادیوں، صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے ساتھ دلی رنج و غم اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اُن کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ مولا کریم حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے اور ہر آن آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص الخاص پیاروں میں شمار فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عمر میں برکت دے اور جملہ پسماندگان اور افرادِ خاندان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہم ہیں غم زدہ دل جماعت احمدیہ آسنور۔ کشمیر)

بقیہ خطبہ

نیک انسان اکیلا نہیں رہتا۔

وہ ایک آگ کے شعلے کی طرح ہوتا ہے جسے خواہ سمندر میں بھی پھینک دیا جائے اس کے مقدر میں بڑھنا ہی بڑھنا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں یہ تاریخ یعنی نیکیوں کی تاریخ اسی طرح دہرائی گئی تھی لیکن بہت بڑی شان کے ساتھ۔ جو پہلے برتنوں میں دہرائی جاتی تھی۔ جو پہلے تالابوں میں دہرائی جاتی تھی۔ وہ تمام عالم کے سمندروں میں دہرائی گئی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ساری دنیا کی اصلاح کے لئے قائم فرمایا گیا۔ آپ نے وہی کام کرنا ہے، تو اسی طریق پر کرنا ہوگا جس طریق پر خدا نے آپ کو سمجھایا اور آپ نے کر کے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

شاہراہ غلبہ اسلام پر ہمارے بڑھتے ہوئے قدم

کلکتہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 29 مارچ 92ء کو جلسہ سیرت النبی صلعم مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

مکرم جناب مولوی تنویر احمد صاحب کی تلاوت مع ترجمہ کے بعد عزیز ابرار ظفر سلمہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ۔ وہ پیشوا ہمارا پڑھی۔ بعدہ مکرم جناب عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید قادیان مکرم جناب رحمت اللہ صاحب انڈیمان اور مکرم جناب فضل الرحمٰن کریم صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں۔

ازاں بعد مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی حضرت نبی کریم صلعم کی شان میں لکھی گئی نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا اور طارق احمد سلمہ۔ نوید احمد سلمہ اور تبریز احمد سلمہ نے حضرت رسول عربی صلعم کی شان میں قصیدے پڑھے اور تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم جناب مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے حضرت رسول پاک صلعم کی شان میں ایک جامع تقریر کی اور حاضرین کو اسوۂ رسول صلعم اپنانے کی تاکید کی۔

صدر مجلس نے اپنے خطاب میں فرمایا آپ داعی الی اللہ بنیں اور صدق و صفا کی راہ اختیار کریں کہ فی زمانہ اس اسوہ کو اپنانے میں ہی نجات ہے۔ یہ اجلاس 7 بجے سے رات ½8 بجے تک چلتا رہا۔

محمد فیروز الدین الور
(سیکریٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کلکتہ)

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ

سونگھڑہ :- مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ نے 18 اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جلسہ کی صدارت مکرم سید عبدالسلام صاحب صدر جماعت سونگھڑہ نے کی۔ مکرم سید رشید احمد صاحب، مکرم سید فضل نعیم احمد صاحب اور مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ آسام نے تقاریر کیں۔

یادگیر۔ جماعت احمدیہ یادگیر نے 24 مارچ کو بعد نماز تراویح احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد امام صاحب غوری آف حیدرآباد جلسہ منعقد کیا۔ ازاں بعد مکرم رحمت اللہ صاحب غوری مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔

کلکتہ۔ مورخہ 22 مارچ کو احمدیہ مسجد میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جسمیں مکرم رحمت اللہ صاحب آف انڈیمان۔ عزیز تبریز احمد صاحب عزیز ناصر احمد خانصاحب اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے ایک غیر احمدی کے سوالات کا جواب دیا۔

یاری پورہ۔ مورخہ 6 اپریل کو احمدیہ مسجد یاری پورہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

مادورائی کے قیدیوں کو تحفہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کیلئے احمدی احباب اپنے ممالک کے بے سہارا قیدیوں کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ امسال عید الفطر کے موقع پر جماعت احمدیہ مدراس کیطرف سے تامل ناڈو کے شہر MADURAI کے 15 مسلم قیدیوں کو انکی خواہش پر پندرہ جوڑے (Lungi - Shirt) دیئے گئے۔ ان قیدیوں سے گذشتہ سال ستمبر میں رابطہ قائم ہوا۔ یہ کپڑے تامل ناڈو کے امیر مکرم محمد احمد صاحب کے تعاون سے خاکسار خلیل احمد اور MADURAI کے ایک نو احمدی نوجوان مکرم بشیر احمد صاحب نے 31 مارچ 92ء کو (Central jail Madurai) کے مسلمان قیدیوں سے ملکر دیئے جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔

(خلیل احمد نائب ایڈیٹر سمادان دلی)

تاجپورہ (راجستھان) میں جلسہ عام

سینٹر تاجپورہ راجستھان میں 20 فروری 1992ء کو بعد نماز مغرب و عشاء ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد آفیسر اعلیٰ تعلیم و تربیت علاقہ راجستھان نے کی۔ مکرم عبداللطیف صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت کے بعد مکرم محمد مقبول حامد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازاں خاکسار فرزان احمد خان نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے احباب کو اسلام پر پابند رہنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے تبلیغی و تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

اسی طرح مورخہ 26 فروری 1992ء کو ایک جلسہ عام سینٹر ہیراتی راجستھان میں بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت خاکسار فرزان احمد خان نے کی۔ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید ہیراتی کی تلاوت کے بعد مکرم محمد مقبول حامد صاحب معلم وقف جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام نعت رسولؐ بہت ہی خوش الحانی سے سنایا۔ تقریر اول مکرم مولوی مظفر احمد صاحب بھٹی نے سیرت النبی پر کی۔ مکرم اشرف حسین صاحب معلم وقف جدید نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سُنایا اور مکرم محمد مقبول حامد معلم وقف جدید نے توحید کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم برکت علی صاحب طالب علم سینٹر ہیراتی نے تلاوت کی۔ اور مکرم مبارک احمد صاحب لوہار نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار فرزان احمد خان نے ارکان اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔

(فرزان احمد خان سرکل انچارج راجستھان)

بمبئی میں عید ملن پارٹی

۱۴ اپریل ۹۲ء شام ساڑھے پانچ بجے قومی یکجہتی کے پیش نظر جماعت احمدیہ بمبئی نے امسال عید الفطر کے موقع پر ایک "عید ملن" پروگرام کا اہتمام بمبئی کے مشہور YMCA INTERNATIONAL HOTEL میں کیا۔

اس پروگرام میں بمبئی شہر کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل قابل ذکر شخصیتیں وہاں موجود تھیں۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائک (اسلامک ریسرچ سینٹر)، بھارتیہ جنتا پارٹی کے جنرل سیکریٹری اور چند کارکنان۔ آر۔ایس۔ایس کے جنرل سیکریٹری اور کارکنان۔ لیلا سنگھ مٹا کے پر کمہ۔ کانگریس (آئی) اور شیو سینا کے نمائندے گرو سنگھ سبھا کے جنرل سیکریٹری اور خالصہ کالج کے وائس پرنسپل۔ ان کے علاوہ احباب جماعت بھی اس تقریب میں شامل رہے۔ اس تقریب کی صدارت MR. JACOB ABRAHAM (جیکب ابراہم) جو کہ YMCA INTERNATIONAL HOTEL کے منیجر ہیں نے کی۔

تقریب کا آغاز جناب حامد اللہ غوری صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جسکا اردو ترجمہ خاکسار پرویز احمد نے سامعین کو پڑھکر سنایا۔ منتخبہ آیات موقع کے لحاظ سے نہایت موضوع تھیں اور ایک مقرر نے اپنی تقریر میں بھی اس امر کا اظہار فرمایا بعدہ جناب سید عنایت اللہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام پڑھکر سنایا۔

افتتاحی تقریر MR. UDAY TILAK (اُدے تلک) جو NATIONAL INTEGRATION COUNCIL کے سرکردہ ممبر ہیں نے کی موصوف قرآن کریم اور اسلام سے جذبہ خلوص رکھتے ہیں اور زبان عربی سے اچھی طرح واقف۔ چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے تلاوت کردہ آیات میں بیان خوبصورت تعلیمات ماہ رمضان اور عید الفطر کا مختصراً ذکر فرمایا۔ انہوں نے موجود اخباری نمائندوں سے بھرپور درخواست کی کہ اِس بات کو خصوصی طور پر نوٹ کریں اور اس امر کا ذکر کریں کے جسطرح سے اسلام کی صحیح تعلیمات کو ہندوستان میں پہونچایا جانا چاہیئے تھا اُسطرح نہیں پہونچایا گیا ہے۔ یہ موصوف کا اِسلام کی تعلیمات سے خلوص کا مظاہرہ تھا۔

صدر جلسہ MR JACOB ABRAHAM نے اپنے خطاب کے آغاز میں عرض کیا کہ وہ عربی سے واقف تو نہیں لیکن وہ ایک لفظ ضرور جانتے ہیں اور وہ یہ سامعین تک پہونچانا چاہتے ہیں۔ وہ لفظ ہے السلام علیکم۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ یہ لفظ 'سلام' مختلف زبانوں میں کسی نہ کسی ملتی جلتی شکل میں پایا جاتا ہے۔ موصوف نے ہمارے شہرت یافتہ نعرہ LOVE FOR ALL - HATRED FOR NONE کا خصوصی ذکر کیا اور کہا کہ یہی اصل تعلیم اور مقصد حیات ہے اگر یہ جذبہ انسانوں کے دل میں گھر کر جائے تو موجودہ دور کی بدامنی کا حل ہم پا سکیں گے۔

آخری تقریر مکرم برہان احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ آپ نے بتلایا کہ درحقیقت تمام مذاہب وحدانیت کی تعلیم دیتے ہیں اس سلسلہ میں مختلف مذاہب کی مقدس کتب سے حوالہ جات پیش کئے۔ آپ نے قرآن کریم کی ایک نہایت ہی پیاری تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کم از کم ہم ان باتوں کو لے کر قریب آسکتے ہیں۔ جن میں ہم مشترک ہیں بجائے اِس کے کہ ہم اُن تفریق پیدا کرنے والی باتوں کو لے کر دور ہوتے چلے جائیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات پیش کئے جن میں آپ نے بغیر مذہب کی تفریق کے انسانی محبت کی نصیحت فرمائی۔ آپکی تقریر کا سامعین پر نہایت اچھا اور واضح اثر رہا۔

اجتماعی دعا کے بعد ایک مختصر پارٹی کا انتظام رکھا گیا تھا جو قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی اِس درمیان لوگوں نے ایک دوسرے سے اپنا تعارف کرایا۔ اور متعدد گروپ بنا کر تبادلۂ خیالات کیا۔ یہ نظارہ ہی بذات خود قومی یکجہتی کا ایک نادر مظاہرہ تھا۔ الحمد للہ

ماہ رمضان کے آغاز میں ہی جماعت احمدیہ نے BOMBAY BOOK-SELLERS & PUBLISHERS ASSOCIATION کے زیر اہتمام منعقد BOOK-FAIR میں ایک بک سٹال لگایا تھا۔ اس دوران گورنر مہاراشٹر SHRI C. SUBRAMANIAN کے ہاتھوں قرآن کریم کے گجراتی اور مراٹھی تراجم کا افتتاح کروایا گیا تھا۔ یہ فنکشن راج بھون (گورنر صاحب کی رہائش گاہ) کے احاطہ میں واقع دربار ہال میں رکھا گیا تھا۔

اُسی رات لوکل TV NEWS پر CHANNEL میں اس تقریب کو COVERAGE دیا گیا۔ بعض اخبارات نے بھی اس کی رپورٹ شائع کیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ بمبئی کو ان تقریبات کے ذریعہ خدمت دین کی توفیق ملتی رہے۔ آمین ثم آمین

(پرویز احمد ۔ جماعت احمدیہ بمبئی)

کالیکٹ میں رمضان المبارک کے ایام و لیالی

خدا کے فضل و کرم سے کیرلہ کی 43 جماعتوں میں رمضان المبارک کے ایام نہایت پروقار اور روحانیت کے ماحول میں گذرے روزوں کے علاوہ قیام اللیل درس و تدریس ذکر و اذکار تلاوت قرآن مجید وغیرہ عبادات کا پروگرام ہوا۔ اس سلسلہ میں ہر جماعت میں متعین مبلغین و معلمین اپنے اپنے فرائض کما حقہ ادا کرتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ کالیکٹ میں یہ ایام و لیالی عبادتوں کا موسم بہار پیش کر رہے تھے۔ روزانہ افطاری۔ تراویح اور درسوں میں سینکڑوں احباب کے علاوہ غیر معمولی طور پر مستورات بھی شرکت کرتی رہیں۔

مسجد کی بالائی منزل کی تعمیر۔ امسال خدا تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ سے مسجد کی بالائی منزل کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔ ساتھ ہی ساتھ منارۃ المسیح کے نمونہ پر نہایت خوبصورت سفید منارہ بھی تعمیر کیا گیا۔

اس طرح اپنی وسعت اور خوبصورتی کے لحاظ سے شہر کی دیگر مساجد کے درمیان اسے ایک خصوصی نمایاں اور قابل توجہ مقام حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس مسجد کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے سامنے ایک وسیع و عریض گراؤنڈ بھی ہے جس سے بیسیوں موٹر کار۔ سکوٹر۔ سائیکل وغیرہ پارک کرنے میں سہولت رہی۔ یہ سہولت کالیکٹ کی کسی اور مسجد کو حاصل نہیں ہے۔ بالائی منزل کا افتتاح رمضان المبارک کے پہلے روز مورخہ ۵؍ مارچ کو بعد نماز عصر اجتماعی دعا کے ساتھ عمل میں لایا گیا۔ اسی دن جلسہ مصلح موعود بھی منعقد ہوا۔ اس میں ساڑھے تین صد سے زائد احباب و مستورات کے علاوہ معقول تعداد میں غیر احمدی احباب بھی حاضر تھے۔ تمام حاضرین کی پر تکلف کھانے سے افطاری بھی کی گئی۔

احباب جماعت کے مکانات شہر کے مختلف اطراف میں بکھرے پڑے ہیں۔ اس وجہ سے ہر روز افطاری کا انتظام ہوتا رہا تاکہ احباب اس کے ... بعد نماز تراویح تک مسجد میں ہی ٹھہرے رہیں اس طرح یہ بابرکت راتیں مسجد میں خوب گذرتی رہیں۔ مختلف افراد کی طرف سے افطاری میں پر تکلف کھانے پیش کئے جاتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

نماز پڑھانے اور درس دینے کی توفیق خاکسار کو حاصل ہوئی۔ تین چار روز مکرم مولوی احمد سعید صاحب کو یہ شرف حاصل رہا۔

روزانہ بعد نماز تراویح ۱۵ منٹ قرآن و احادیث کا درس ہوتا رہا۔ تراویح اور درسوں میں دو اڑھائی صد کے درمیان احباب و مستورات نے شرکت کی۔ ہفتہ میں تین دن ایک بجے سے ظہر کی نماز تک لجنہ اماء اللہ کے لئے دینی کلاس منعقد ہوتی رہی اس میں پچاس 50 مستورات باقاعدہ شریک ہوتی رہیں۔

خدا کے فضل و کرم سے امسال نمایاں رنگ میں ہماری بہنوں اور بچیوں میں بیداری اور دینی کاموں میں غیر معمولی دلچسپی اور جوش و خروش تھا۔ اللھم زد فزد

آٹھ بزرگوں کو اعتکاف بیٹھنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

عید الفطر۔ مورخہ ۴ ؍ اپریل کو عید الفطر کی نماز کے لئے ساڑھے نو بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اس کا اعلان تمام مقامی اخباروں میں بھی آگیا تھا۔ تمام احمدی احباب و مستورات کے علاوہ کافی تعداد میں غیر احمدی مرد و عورتوں نے بھی نماز میں شرکت کی اور خطبہ سنا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ عید الفطر پڑھکر سنایا گیا۔

بیعتیں۔ اس موقعہ پر دو سعید روحوں کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر روز و شب ان ترقیوں میں اضافہ عطا فرماتا رہے اور بہتوں کو حق و صداقت کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ کالیکٹ)

چندی گڑھ میں تبلیغ

امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو چندی گڑھ میں تبلیغی وفد بھیج کر دو ہفتہ تبلیغی کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل ثالث مدرسہ احمدیہ کے ۱۱ طلباء پر مشتمل ایک تبلیغی وفد مورخہ 15/6/92 تا 30/6/92 پندرہ روز تک چندی گڑھ میں سرگرم عمل رہا۔ چندی گڑھ میں مشن نہ ہونے کی وجہ سے محترم ایم۔ اے۔ لطیف صاحب (Manager - Vijya - Bank) کے گھر میں رہائش کا انتظام کیا گیا۔ تبلیغی پروگرام میں سہولت کے لئے خدام کو چار گروپوں میں تقسیم کرکے شہر کے مختلف حصوں میں بھیجا جاتا تھا۔

چندی گڑھ کے ۱۷ سیکٹر میں گورنمنٹ کے تمام دفاتر اور بنک کے ادارہ جات موجود ہیں۔ اور اس میں مغربی طرز پر بنایا گیا وسیع بازار ہے۔ اس جگہ پنجاب و ہریانہ صوبائی سنٹرل لائبریری بھی موجود ہے۔ اس لائبریری کے ہزاروں ممبران ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس لائبریری میں کچھ جماعتی کتب رکھوانے کی سعادت ملی۔ یہ کتب وہاں کے آفیسر محترم J.K. Katariya صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیں۔ اسی طرح ان کو لٹریچر دیا گیا جسکو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اسی طرح Punjab - University کی لائبریری میں بھی جماعتی کتب رکھوانے کے لئے کوشش کی اس سلسلہ میں وہاں کے افسران نے بہت تعاون کیا۔

چندی گڑھ کے ۱۷ سیکٹر میں بس سٹینڈ کے قریب ایک عمدہ جگہ پر جہاں صبح سے شام تک لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ بک سٹال لگایا گیا۔ جو دن بھر لگا رہتا تھا۔ سینکڑوں لوگوں کے ساتھ مذہبی گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ بے شمار لوگوں تک پیغام حق پہنچایا اور تقریباً ۱۰۰۰/- روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ بک سٹال کے سامنے ایک بینر جس پر Ahmadiyya - youth Wing Qadian. لکھا ہوا تھا لٹکایا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر Books on Religion. لکھا ہوا تھا۔ لہذا اس طرف لوگ جوق در جوق آئے اور احمدیت سے متعارف ہوئے۔ عام آدمیوں کے علاوہ اعلیٰ افسران تشریف لائے اور جماعتی کتب خریدیں۔

حکومت پنجاب کی طرف سے Punjab Tourism Development Corp. Ltd. کے زیر انتظام بیرون ہندوستان سے آنے والے سیاحوں کے لئے Tourist guide Book شائع کی جاتی ہے۔ جس میں پنجاب کے تاریخی مقامات کے بارے میں تبصرہ کیا جاتا ہے۔ اس میں قادیان کا نام دائمی طور پر درج کرنے کیلئے کوشش کی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس شعبہ کے ہیڈ جناب Shivjit Singh Sbaaliya سے بات چیت کی۔ اس کام کے لئے انہوں نے گذشتہ سال قادیان کے مقامات مقدسہ کے کچھ فوٹو اور ان کے بارے میں کچھ تفصیلی معلومات طلب کی تھیں۔ مگر کچھ وجوہات کی بنا پر انہیں اب تک مذکور اشیاء نہیں مل سکی تھیں۔ اس کام کو پورا کرنے کے لئے مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی کتاب "دار الامان" اور دوسرا لٹریچر بھی تحفۃً پیش کیا اور انہوں نے یہ وعدہ کیا کہ آئندہ جب بھی ہمارا Tourist Guide Book چھپیگا اس میں قادیان کا نام مستقل طور پر ضرور درج کیا جائیگا۔

چندی گڑھ کے ارد گرد بہت سی مسلمان بستیاں ہیں۔ اسی طرح چندی گڑھ کے مختلف سیکٹرز میں کافی مسلمان بستے ہیں۔ ان تک پیغام حق پہنچایا۔ از لیقن ممالک سے کئی نوجوان چندی گڑھ میں بغرض حصول تعلیم قیام پذیر ہیں ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا نیز اخباروں کے ایجنٹ (جو گھروں میں اخبار تقسیم کرتے ہیں) سے ملکر اتوار کے دن انگریزی اور پنجابی کے کل 150 اعدد پمفلٹ انگریزی اور پنجابی اخباروں میں رکھکر گھروں میں بھجوائے۔

شملہ جو ہماچل پردیش کا دار الحکومت ہے۔ یہ شہر پہاڑوں کے گھیرے میں ایک پہاڑ کے اوپر بسا ہے۔ یہاں باہر کے ممالک سے بہت سے سیاح آتے ہیں انہیں پیغام حق پہنچایا اور جماعت کا تعارف کروا کر لٹریچر دیا۔

چندی گڑھ سے واپسی پر ڈیرا رادھا سوامی میں ایک روز قیام کیا اور رہائش گاہ میں مقیم دوسرے افراد کو بھی تبلیغ کی۔

سرہند جو ہندوستان کی ایک تاریخی جگہ ہے یہاں پر احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہ کا مزار مبارک واقع ہے۔ یہاں ہم سب گئے اور ان کی قبر پر دعا کی اور وہاں کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کیا اور پھر اس کے ساتھ سکھوں کے مذہبی مقام فتح گڑھ صاحب میں گئے وہاں کے گوردواروں میں جاکر وہاں کے مذہبی رہنماؤں سے ملے۔ اور انہیں لٹریچر دیا اور اسی طرح وہاں کے دوسرے سکھ صاحبان کو لٹریچر دیا۔

قادیان کے بجلی بورڈ کے انچارج صاحب اپنے علاج کے لئے P.G.I. Hospital چندی گڑھ گئے تھے خدام نے علاج کے سلسلہ میں ان کی مدد کی۔

چندی گڑھ میں تبلیغ کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے جملہ احباب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

(قمر الحق خان متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

شراب کی یہ لعنت — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

پس انہی سب وجوہات کی بناء پر رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہر نشہ آور چیز کو خواہ شراب ہو یا چرس اور بھنگ، افیم ہو یا ہیروئن، کُلّیۃً حرام قرار دیا ہے۔ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ ہر نشہ آور چیز خواہ اس کی تھوڑی مقدار ہی کیوں نہ استعمال کی جائے حرام ہے (ابو داؤد) کیونکہ قلت سے ہی پھر کثرت کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اور بالآخر انسان تباہی کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔

پس حکومت کے فرمانرواؤں اور تمام انسان دوست تنظیموں سے مؤدّبانہ اپیل ہے کہ مجبور انسانوں کی جانوں پر رحم کرتے ہوئے انسان دُشمن اس زہر کو اپنے ملک اور تمام دُنیا سے ختم کرنے کا عزم کریں۔ خُدا کرے کہ ہماری قوم کا سویا ہُوا ضمیر بیدار ہو۔ اور اب کبھی ایسا تکلیف دہ واقعہ سرزمینِ ہند پر رُونما نہ ہو۔

(منیر احمد خادم)

انگلستان میں کامیاب سالانہ تربیتی کلاس — بقیہ صفحہ اوّل

ایک اور خوش قسمتی جو طلبہ اور اساتذہ کے حصہ میں آئی وہ یہ تھی کہ حضور انور نے طلباء و اساتذہ کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت منظور فرمائی اور اس طرح جمعرات کو ہی عصر کی نماز سے پہلے حضور انور کے ساتھ ایک یادگاری گروپ فوٹو ہوئی۔ طلباء کے کھانے کے تمام انتظامات سیکرٹری ضیافت مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر اور اُن کی ٹیم کے ارکان مکرم عنایت اللہ صاحب، مکرم اعجاز بٹ صاحب وغیرہ نے بڑی عمدگی سے سرانجام دیئے۔

جمعہ ۱۷ راپریل تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس ہُوا۔ جس میں مکرم محترم امیر صاحب نے تشریف لاکر بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور دُعا کروائی۔

آپ نے ایک مرتبہ پھر کلاس کے طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اُمید ظاہر کی کہ وہ اچھے طفل، اچھے خادم اور اچھے انصار بن کر جماعتِ احمدیہ کے کاموں میں حصّہ لیں گے۔ خصوصی طور پر انہوں نے خدام الاحمدیہ کے رفاہِ عامّہ کے کاموں میں حصّہ لینے کی تلقین فرمائی۔ کلاس کے دوران مکرم نسیم بھٹی صاحب نے ٹک شاپ کا انتظام کیا ہُوا تھا۔ جس سے بچوں کو خورونوش کی تمام اشیاء دستیاب ہوتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ جملہ کارکنان کو جنہوں نے کلاس کو کامیاب بنانے میں خدمت سرانجام دی اعلیٰ جزاء عطا فرمائے۔

(آمین)

درخواست ہائے دُعا

● — خاکسار کی چھوٹی بہن محترمہ نجمہ مبارک صاحبہ کی آنت میں کینسر کی تکلیف ہے۔ ٹاٹا ہسپتال بمبئی میں بغرضِ علاج داخل ہیں۔ صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (سہیلہ محبوب قادیان)

● — مکرم حمید خلیق صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کی بچی عزیزہ بشریٰ (عمر گیارہ سال) کا اچانک کمر اور ٹانگوں میں ہوا لگ جانے کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہوگیا ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے میں دقّت ہوتی ہے ٹانگیں موڑ نہیں سکتی۔ علاج جاری ہے۔ معجزانہ رنگ میں کامل شفایابی اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

● — خاکسار کے ہمزلف برادرم مکرم ڈاکٹر سید امجد حسن صاحب مقیم نیوجرسی (امریکہ) کو کچھ نامعلوم دہشت گردوں کے حملہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اور بائیں ہاتھ کی کلائی کی ہڈی کئی جگہوں سے ٹوٹ گئی ہے۔ جسے ڈاکٹروں نے آپریشن کے ذریعہ بمشکل جوڑا ہے۔ اور کم از کم دُو ماہ مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی، ہر قسم کے جسمانی نقص سے محفوظ رہنے اور تمام اہلِ خانہ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خورشید احمد انور ناظم وقفِ جدید۔ قادیان)

● — مکرم سید وسیم احمد صاحب بیفی ۲۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ جو ایک عرصہ سے گھٹنوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● — خاکسار کی اہلیہ محترمہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے کامل شفایابی اور خاکسار اور بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد سلیم زاہد یاری پورہ کشمیر)

● — عزیزہ لطیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رحیم خان صاحب اُمید سے ہیں۔ بسہولت فراغت اور نیک خادمِ دین۔ درازیٔ عمر والی اولادِ نرینہ کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

عزیزہ نصرت بیگم بنت مکرم محسن خان صاحب پانچ روپے بغرضِ دُعا ادا کرتے ہوئے میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (حاتم خان احمدی معلّم وقفِ جدید)

● — خاکسار کے والدین کی صحت و تندرستی۔ درازیٔ عمر اور بہن بھائیوں کی دینی و دُنیاوی ترقیات نیز اپنی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ظفر احمد گلبرگی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

● — مکرم محمد حسن علی صاحب نو احمدی نے مسجد احمدیہ بجے گاؤں کے لئے ایک وال گھڑی تحفہ دی ہے۔ موصوف احبابِ جماعت سے روحانی وجسمانی ترقیات اور کاروبار میں برکت کے لئے نیز خدمتِ سلسلہ کی بیش از بیش توفیق پانے کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (عبد المومن راشد بجے گاؤں بھوٹان)

● — خاکسار کے دونوں بچے اور چھوٹی لڑکی عرصہ دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں خاکسار کی اہلیہ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ بیوی بچوں کی تندرستی۔ کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کو بھی دینِ اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق پانے اور مخالفوں کے ظلموں سے حفاظت کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد سلیم خان بھٹی معلّم وقفِ جدید)

● — مکرم محمد ظہور الدین صاحب انجینئر حال مقیم قادیان کی دوسری دُختر عزیزہ راشدہ اختر زوجہ اشفاق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سراج احمد صاحب چنتہ کنٹہ کا پوتا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت وسلامتی، نومولود کے صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد انعام غوری قادیان)

● — مکرم مولوی فضل عمر محمود صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۴ راپریل ۹۲ء کو دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح مولوی صاحب موصوف کی بہن مریم صدیقہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم مئی ۹۲ء کو پہلی لڑکی سے نوازا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر مولوی صاحب نے ۳۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ ہر دو نومولود بچیوں کی صحت وسلامتی۔ نیک صالحہ و خادمۂ دین ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (شیخ ہمدم احمد نمائندہ بدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی)

اعلاناتِ نکاح وتقاریبِ رخصتانہ!

★ — برادرم عزیزم محمد اشرف صاحب بٹ ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب بٹ ریشی نگر (کشمیر) کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القدیم صاحبہ رابعہ بنت مکرم سید انصار اللہ صاحب مسلم ساکن محی الدین پور سونگھڑہ (اڑیسہ) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۴/۴/۹۲ کو مسجد مبارک قادیان میں ۱۰۵۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ ۱۷/۴/۹۲ کو مکرم عبد السلام صاحب صدر جماعت سونگھڑہ نے تقریبِ رخصتانہ پر دُعا کروائی۔ احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: مبارک احمد بٹ ایم۔ اے۔ کارکن نظارت دعوت وتبلیغ قادیان۔

★ — مورخہ ۳۰/۱/۹۱ کو نماز مغرب وعشاء کے بعد مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ نے مکرمہ فرزانہ پروین صاحبہ بنت مکرم سید نظام الدین جمیل احمد صاحب مرحوم ساکن موتی ہاری (بہار) کا نکاح مکرم سید فضل باری صاحب خادم سلسلہ ابن مکرم مولوی غلام ہادی صاحب ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ فریقین اس خوشی کے موقعہ پر ۲۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے رشتہ کے باعثِ خیر وبرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ایوب علی خان۔ خادمِ سلسلہ دُبی (نیپال)

★ — مورخہ ۱۷/۴/۹۲ بعد نمازِ جمعہ خاکسار نے عزیزہ گلشن آرا بنت میر افضل حسین صاحب مرحوم آف خانپور ملکی (بہار) کا نکاح مکرم ظفر اللہ خان صاحب ولد مکرم نصر اللہ خان صاحب مرحوم آف یاری پورہ (کشمیر) کے ساتھ مبلغ ۲۴ ہزار روپے حق مہر پر بمقام مسجد احمدیہ خانپور ملکی پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ نے مبلغ ۱۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ اسی دن بعد نمازِ عصر تقریبِ رخصتی عمل میں آئی۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ باعثِ برکت ومسرت کرے۔ (نذر الاسلام مبلغ سلسلہ امروہہ)

★ — ۲۷ رفروری ۹۲ء کو مسماۃ عزیزہ عذرا شاہین بنت جناب سیٹھ عظمت اللہ صاحب کرنولی مالک ستانی بیڑی کارخانہ کا رخصتانہ ہمراہ مسمیٰ عزیزم فضل احمد خان صاحب ابن سردار محمد خان صاحب عمل میں آیا۔ مکرم سردار محمد خان صاحب اور جناب سیٹھ عظمت اللہ صاحب نے اعانتِ بدر میں یکصد روپے اور شکرانہ فنڈ میں یکصد روپے ادا کئے ہیں۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (خاکسار: ایم۔ اے۔ ستّار سیکرٹری رشتہ ناطہ حیدر آباد)

جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۹۲ء کیلئے برائے توجہ ضروری اُمور

از محترم عطاء المجیب ارشد صاحب افسر جلسہ سالانہ یو۔کے۔

جلسہ سالانہ یو۔کے مورخہ ۳۱ جولائی اور یکم و ۲ اگست ۹۲ء کو اسلام آباد (ٹلفورڈ۔سرے) میں بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ اس رُوحانی جلسہ میں شرکت کرنے والوں کا خیر مقدم ہے۔ جو افرادِ جماعت اس میں شرکت فرما رہے ہیں اُن سے درج ذیل ضوابط کی پابندی کی توقع کی جاتی ہے:-

۱ - اپنے قافلہ کا ایک امیر مقرر کر لیا جائے۔ جس کے توسط سے مہمانوں کی خدمت کے کاموں میں بہتری آسکے گی۔

۲ - دعوت نامہ (سپانسر شپ) (ہندوستانی احباب کے لئے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے دستخطوں سے تصدیق شدہ) اپنے پاس رکھیں۔ جو لندن مشن پہنچ کر دکھانا ہوگا۔ اس کے علاوہ دورانِ سفر بھی کام آسکتا ہے۔

۳ - لندن ہیتھرو اور گیٹوک کے ہوائی اڈوں پر استقبالیہ کمیٹی کے کارکن موجود ہوں گے۔ اُن سے رابطہ فرما لیا جائے۔ اپنی آمد سے قبل فلائیٹ نمبر۔ تاریخ۔ سفر کرنے والے افراد کی تعداد اور کس جہاز سے سفر کر رہے ہیں۔ یہ تفاصیل لندن مشن کو فراہم کرنے سے RECEIVE کرنے میں سہولت رہے گی۔

۴ - تمام مہمانانِ کرام کو لندن مشن اور جلسہ گاہ اسلام آباد لانے لے جانے کا ٹرانسپورٹ کا فری انتظام کیا گیا ہے۔

۵ - LONDON MOSQUE سے قریبی ریلوے سٹیشن "ساؤتھ فیلڈ" اور اسلام آباد جانے کے لئے قریب کا ریلوے سٹیشن "فارنہام" ہے۔ اس TUBE RAILWAY سے بھی فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔

۶ - انگلینڈ میں بائیں ہاتھ ڈرائیو کرنے کا ٹریفک کا RULE ہے۔ بڑی شاہراہوں پر ستّر میل اور دوسری سڑکوں پر تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلانے کا RULE ہے۔

۷ - اگر ممکن ہو سکے تو اپنے رشتہ داروں کے پاس قیام کیا جائے۔ عام طور پر جلسہ کے مہمانوں کا قیام جماعت کے زیرِ انتظام خیموں (MARQUEES) میں ہوتا ہے۔ بستر کے لئے لحاف تکیہ چادر ۱۲ پونڈ ادا کرکے یہ چیزیں وہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۸ - تین وقت کا کھانا لندن مشن اور اسلام آباد میں فری تقسیم ہوگا۔ نیز چائے کا ہر وقت انتظام ہوگا۔ اس کے علاوہ مناسب داموں پر ہلکی پھلکی ریفرشمنٹ کا اسلام آباد میں جلسہ کی کارروائی میں وقفہ کے دوران استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ تمام سہولتیں ۲۴ جولائی تا ۹ اگست رہیں گی۔

۹ - اسلام آباد میں جلسہ سالانہ کے ایام میں ڈاکٹر ڈیوٹی پر موجود ہوں گے۔ اور ایمبولنس گاڑی بھی مہیا رہیگی۔ ایمرجنسی کی صورت میں مُفت علاج کی سہولت ہوگی۔ اس کے علاوہ بیماری کی صورت میں علاج ہسپتال سے کرانا مقصود ہو تو قیمتاً کرایا جاسکتا ہے جو کہ عام طور پر مہنگا علاج ہے۔ ایک ہسپتال میں ایک دن کا علاج کا خرچ ۲۰۰ پونڈ یا اس سے زائد آسکتا ہے۔ اس لئے احباب سے گذارش ہے کہ MEDICAL HOLIDAY سکیم کے تحت اپنے آپ کو COVER کروا کر آنے کی کوشش کی جائے۔

جیسا کہ قبل ازیں بھی احبابِ جماعت احمدیہ بھارت کے اُمراء و صدر صاحبان کے لئے یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ وہ اس جلسہ میں شمولیت کے خواہشمند افراد کے نام دیتہ پاسپورٹ نمبر اپنی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں جلد سے جلد بھجوا دیں تا کہ انہیں سپانسر شپ/دعوت نامہ بھجوانے کی کارروائی کی جائے۔ اعلان ہذا کے ذریعہ دوبارہ یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے مطابق کارروائی کرکے اطلاع دیں گے۔ اس جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

ناظر اُمورِ عامہ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان

پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

PHONE: 04524-649.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP.
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4 B. MURARI LAL LANE, ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI.

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF.-6378622 RESI:-6233359
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099

ارشادِ نبوی
اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ
(اپنے بھائی کو ہدایت کرو)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری علیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب
ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر،
پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

NIRR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
انڈین پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبر
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
43-4028-5137-5206